تاجدارِ انبیاء کے

لیل و نہار

پیش کردہ

شہزادۂ حضور خطیب البراہین حبیب العلماء

حضرت علامہ محمد حبیب الرحمٰن لقمان قادری برکاتی رضوی

دار القلم

نظامی مارکیٹ، لہرولی بازار پوسٹ مہٹوا ضلع سنت کبیر نگر یوپی

سلسلۂ اشاعت نمبر ۲۵

تحفۂ دستار

تاجدار انبیاء کے لیل ونہار

وَمَاعِنْدَاللّٰہِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَار

اور جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں کے لیے سب سے بھلا۔ (آل عمران:۱۹۸)

از

شہزادۂ حضور خطیب البراہین حبیب العلماء

حضرت علامہ مولانا **محمد حبیب الرحمن رضوی** صاحب قبلہ

ناشر

دار القلم نظامی مارکیٹ لہرولی بازار

پوسٹ ہٹوا ضلع سنت کبیر نگر (یوپی) پن نمبر 272125

www.izharunnabi.wordpress.com

www.ataunnabi.blogspot.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : تاجدار انبیاء کے لیل ونہار (تحفۂ دستار)

مصنف : حبیب العلماء حضرت علامہ محمد حبیب الرحمن صاحب قبلہ

باہتمام : شہزادۂ حبیب العلماء حضرت مولانا الحاج ضیاء المصطفیٰ نظامی
جنرل سکریٹری آل انڈیا بزم نظامی لہرولی بازار سنت کبیر نگر

پروف ریڈنگ : مولانا محمد طاہر القادری مصباحی

کتابت : مفتی امتیاز احمد نظامی

ناشر : دار القلم نظامی مارکیٹ لہرولی بازار پوسٹ ہٹوا
ضلع سنت کبیر نگر (یوپی) 9450570152

کمپوزنگ : برکاتی کمپیوٹر سینٹر، نظامی مارکیٹ لہرولی بازار

سن اشاعت : ۲۰۱۲ء/۱۴۳۳ھ

صفحات : 72

قیمت :

ملنے کے پتے

(۱) مکتبہ نظامیہ حبیبیہ لہرولی بازار، سنت کبیر نگر (یوپی) 9919949368

(۲) مکتبہ برکاتیہ نظامیہ اگیا پوسٹ چھاتا ضلع سنت کبیر نگر (یوپی)

(۳) حجۃ العلم اکیڈمی سیسئی خورد ضلع سدھارتھ نگر یوپی 9451100259

(۴) ڈاکٹر محمد شفیق نظامی نور کلینک شاپ نمبر ۱/۷۰ ۱۹ عائشہ کمپاونڈ نئے گاؤں بھیونڈی

Mob.No.09823999190

مشمولات

نمبرشمار	عناوین	صفحات
۱	دارالقلم تعارف سرگرمیاں	۶
۲	شرف انتساب	۹
۳	مقدمہ	۱۰
۴	بعد نبوت دعوت وارشاد کا منصب	۱۸
۵	تاجدارانبیاء کی اطاعت قرآن وحدیث کے آئینے میں	۱۹
۶	بعثت رسول کا مقصد	۲۰
۷	ایمان والے کون؟	۲۱
۸	کون مسلمان نہیں؟	۲۱
۹	تاجدارانبیاء کا وسیلہ وشفاعت	۲۷
۱۰	رسول کی اطاعت اللہ ہی کی اطاعت ہے	۲۹
۱۱	رسول کا بلانا اللہ ہی کا بلانا ہے	۳۰
۱۲	رسول اللہ کا ارشاد اللہ ہی کا ارشاد ہے	۳۲
۱۳	باہمی تنازع کا حل	۳۳
۱۴	کافر کون؟	۳۴
۱۵	عظمت نبی بارگاہ خدا میں	۳۵

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

۱۶	اللہ کی دوستی نبی کی پیروی میں	۳۶
۱۷	تاجدارانبیاء کے لیل ونہار قرآن واحادیث میں	۳۹
۱۸	سونے کا طریقہ	۳۹
۱۹	تعلیم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	۳۹
۲۰	ستاروں کے برابر نیکیاں	۴۰
۲۱	بیداری کا پیارا طریقہ	۴۱
۲۲	دھوکے میں نہ پڑیں	۴۱
۲۳	ذکر نعمت سے منعم کی محبت بڑھتی ہے	۴۱
۲۴	امت کی خیر خواہی	۴۲
۲۵	مومن کامل	۴۲
۲۶	تاجدارانبیاء کے پاکیزہ اخلاق واطوار قرآن وحدیث میں	۴۵
۲۷	اخلاق کی تعریف وتشریح	۴۵
۲۸	آپ کا خلق قرآن تھا	۴۶
۲۹	معلم کائنات کی تشریف آوری	۴۶
۳۰	لمحۂ فکریہ	۴۷
۳۱	سب سے کامل کون	۴۷
۳۲	اخلاق نبوت کی عطر بیزیاں	۴۸
۳۳	انقلاب عظیم	۵۱
۳۴	غلامان خیر البشر کی شہادتیں	۵۲
۳۵	معلم اخلاق کی جلوہ ریزیاں	۵۶
۳۶	دعائے ہدایت ورحمت	۵۹

۳۷	لباس مبارک	۶۱
۳۸	عمامہ شریف،عمامہ کے نیچے ٹوپی	۶۱
۳۹	چادر مبارک	۶۲
۴۰	کملی شریف	۶۲
۴۱	نعلین شریف	۶۲
۴۲	انگوٹھی	۶۲
۴۳	انگوٹھی کا وزن	۶۳
۴۴	انگوٹھی میں نگ	۶۴
۴۵	پسندیدہ رنگ	۶۴
۴۶	سفید کپڑوں کی اہمیت	۶۵
۴۷	سرمہ	۶۵
۴۸	نفاست طبع	۶۶
۴۹	پسندیدہ غذائیں	۶۶
۵۰	ٹیبل میز وغیرہ	۶۶
۵۱	حبیب العلماء......حیات وخدمات	۶۸
۵۲	محدث بستوی ریسرچ اینڈ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ	۷۲

★★★

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْم

دار القلم تعارف سرگرمیاں

مسلم معاشرے کے اصلاح فکر واعتقاد کی خاطر اور نوجوان قلم کاروں کی حوصلہ افزائی کے لیے علما ومشائخ کے مشورے پر شہزادہ خطیب البراہین حضرت علامہ محمد حبیب الرحمن صاحب قبلہ نے ۲۰۰۰ء میں دار القلم قائم کیا۔اور ایک مکتبہ بنام ’’مکتبہ نظامیہ حبیبیہ‘‘ قائم فرمایا جس سے مختلف موضوعات پر درسی وغیر درسی کتابیں حاصل کر کے طالبان علوم اسلامیہ مستفیض ومستنیر ہورہے ہیں،جس سے دیگر علماء اہل سنت کی تصنیفات کے ساتھ ساتھ حضور خطیب البراہین صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ کی کئی کتابیں شائع ہوچکی ہیں۔فالحمد للہ علیٰ ذالک اس ادارہ کے ذریعہ اب تک دو درجن کتابیں شائع ہوکر مقبول انام ہوچکی ہیں۔

سہ ماہی پیام نظامی

جنوری ۲۰۰۵ء سے ایک مستقل رسالہ سہ ماہی پیام نظامی اپنی ظاہری ومعنوی خوبیوں سے آراستہ وپیراستہ ہوکر مسلسل نکل رہا ہے جس کے معیاری مضامین کو پسند کرتے ہوئے ارباب علم ودانش اپنی مخلصانہ دعاؤں سے نوازتے رہتے ہیں۔امام علم وفن حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین صاحب قبلہ شیخ الحدیث دار العلوم اہل سنت نور الحق چرہ محمد پور فیض آباد اپنے تاثرات میں فرماتے ہیں۔

’’اتفاق سے آج سہ ماہی پیام نظامی جولائی تا ستمبر ۲۰۰۹ء کے شمارے کو پڑھنے کا موقع ملا اور اس کے ٹائیٹل پیج سے لے کر لاسٹ پیج تک میں نے اسے

پڑھا ہی نہیں بلکہ چاٹ لیا ہے اور چاٹا ہی نہیں بلکہ اس کے حرف حرف کا ہم مطالعہ کیا اور محسوس کیا کہ شروع سے آخر تک کسی بھی مقام پر کوئی ایسا جملہ نہیں ملا جس کو میرا دل نہ پاس کرے، ہندوستان کا کوئی ایسا رسالہ نہیں ہے جو میرے پاس نہ آتا ہو، آج کل لوگ مضمون سے زیادہ مضمون نگار خود کو پیش کرتے ہیں، مضمون کیا ہے اسے چھوڑیئے دیکھیے کہ ہم کیسے ہیں، اس کے برخلاف ہندوستان کے دوسرے رسالوں میں یہ خوبی نہیں ہے، یہ خوبی یقینا مضمون نگار ہی کی نہیں ہے بلکہ جس کی ادارت میں یہ رسالہ نکل رہا ہے یعنی عالی جناب مولانا ضیاء المصطفی نظامی صاحب ان کے قلم کی اصلاح کا بھی اثر رہا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے قلم میں اور آپ کی خدمات میں برکتیں عطا فرمائے۔

تحریری انعامی مقابلہ

دارالقلم کے زیر اہتمام ہر سال ''تحریری انعامی مقابلہ برائے طلبہ مدارس'' منعقد کیا جاتا ہے۔ جس کے اغراض ومقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) طلبہ مدارس میں تحریری بیداری پیدا کرنا (۲) انعامات دے کر ان کی حوصلہ افزائی کرنا تاکہ تحریر کی طرف وہ راغب ہو سکیں (۳) مدارس کے اندر کہنہ مشق قلم کار، ادیب اور صحافی بننے کی ترغیب دینا (۴) طلبہ میں تحریر کی اہمیت وافادیت کو اجاگر کرنا (۵) مستقبل میں ان کے ذریعہ عصری اسلوب میں جدید موضوعات پر مذہبی لٹریچر فراہم کرنے کی تلقین کرنا۔ الحمد للہ ہر سال مدارس عربیہ کے طلبہ کثیر تعداد میں شریک ہوتے ہیں اور پروگرام کے اختتام پر مقابلہ میں شریک سبھی طلبہ کو گراں قدر انعامات سے نوازا جاتا ہے۔

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

حضور خطیب البراہین کی وہ تصانیف جو شائع ہو چکی ہیں وہ حسب ذیل ہیں

(۱) داڑھی کی اہمیت (۲) کھانے پینے کا اسلامی طریقہ (۳) برکات مسواک (۴) اختیارات امام النبیین (۵) فلسفہ قربانی (۶) برکات روزہ (۷) حقوق والدین (۸) فضائل مدینہ (۹) فضائل تلاوت قرآن مبین (۱۰) فضائل درود (۱۱) خطبات خطیب البراہین

حضور خطیب البراہین کی شخصیت پر شائع ہونے والی کتابیں مندرجہ ذیل ہیں

(۱) دو عظیم شخصیتیں (۲) خطیب البراہین ایک منفرد المثال شخصیت (۳) آئینہ محدث بستوی (۴) خطیب البراہین اپنے خطبات کے آئینے میں (۵) خطیب البراہین آئینہ اشعار میں (۶) محدث بستوی سنت رسول کے آئینے میں (۷) خطیب البراہین کی محدثانہ بصیرت (۸) محدث بستوی نمبر (نوری نکات بستی) (۹) خطیب البراہین نمبر (روزنامہ راشٹریہ سہارا گورکھپور)

تصانیف حبیب العلما: (۱) فاتح امرڈوبھا (۲) تذکرۂ خلیل وذبیح (۳) اوصاف المحبین (۴) قبر نبی سے نورانی ہاتھ کا ظہور (۵) پیغام بیداری (۶) تذکرۂ امام النبین (۷) تحفۂ دستار تاجدار انبیاء کے لیل ونہار (۸) سلسلۃ الصالحین ضیائے حبیب سالنامہ میگزین۔ مزید درجنوں کتابیں بہت جلد منظر عام پر آنے والی ہیں۔

☆☆☆

شرف انتساب

امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام کے ان افراد کے نام جنھوں نے عشق محبوب رب العلمین میں سرشار رہ کر تاجدار انبیاء کے لیل ونہار کو اپنی زندگی کا جزولاینفک بنایا۔اور خدائے ذوالجلال والاکرام کی لگائی ہوئی ڈیوٹی ”وماآتکم الرسول فخذوہ ومانھکم عنہ فانتھوا“(پ:۲۸ سورۂ حشر رکوع:۱) کو جذبۂ اخلاص سے انجام دیتے رہے.............اور تاجدار انبیاء کے آئینہ اخلاق واطوار سے اہل عالم کے قلب وروح کو اس امید پر مشک بار کرتے رہے کہ

سنور جائیں گے جو الجھے ہوئے ہیں گیسوئے عالم
نبی کا آئینہ ہم کو دکھانے کی ضرورت ہے

دعا ہے رب کریم تاجدار انبیاء کے مشک بار لیل ونہار کی پاکیزہ خوشبوؤں سے ہم غلامان خیر البشر کے مشام جاں کو دارین میں معطر رکھے آمین بجاہ سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وعلیٰ آلہ واصحابہ وذریاتہ وابنہ الغوث الاعظم الجیلانی محی الدین واولیاء ملتہ وشہداء محبتہ وعلماء امتہ وصلحاء ملتہ اجمعین۔

طالب دعا

ابن خطیب البراہین محمد حبیب الرحمٰن رضوی
خادم التدریس دار العلوم اہل سنت تدریس الاسلام بسڈیلہ پوسٹ چائی کلاں ضلع سنت کبیر نگر(یوپی) بانی وصدر آل انڈیا بزم نظامی ودار القلم نظامی مارکیٹ لہرولی بازار سنت کبیر نگر 9415672306

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

مُقدّمہ

امیر القلم حضرت علامہ مولانا مقبول احمد سالک مصباحی
بانی ومہتمم جامعہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نئی دہلی
ورکن محدث بستوی ریسرچ اینڈ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ

شاہین کی فطرت کوہ پیمائی ،صحرانوائی اور بگولوں سے زور آزمائی ہے،وہ قصر سلطانی پہ فروکش ہونا اپنی فطرت کی توہین سمجھتا ہے،وہ پہاڑوں اور وادیوں میں ہی بسیرا کرنا اپنا خاندانی حق سمجھتا ہے،جبھی تو علامہ اقبال نے اس کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا تھا ؎

نہیں تیرا نشیمن قصر سلطانی کے گنبد پر
تو شاہیں ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں پر

تن آسانی،شکم پروری اور عشرت رانی سے اسے خدائی بیر ہے،بسیار خوری اور بدہضمی جیسے الفاظ کو وہ جانتا ہی نہیں،اسے اپنے حسن وجمال پر نہیں اپنے نوکیلے پنجوں اور مضبوط بازوؤں پر بھروسہ ہوتا ہے،جھپٹنا اور پلٹنا اس کی طبیعت،خوں ریزی وخونخواری اس کی فطرت ثانیہ،اس کی رگوں کا لہو،سائبیریا کے برفانی آبشاروں کی طرح سرد و یخ بستہ نہیں ہوتا ہے،وہ اپنی رگوں کے لہو کو گرم رکھنے کے لیے نئے نئے بہانے تلاش کرتا رہتا ہے،کبھی جھپٹتا ہے،کبھی پلٹتا ہے،کبھی پلٹتا ہے اور کبھی جھپٹتا ہے ؎

پلٹ کر جھپٹنا جھپٹ کر پلٹنا
لہو گرم رکھنے کا ہے اک بہانہ

وہ تیز ہواؤں سے نہیں ڈرتا،وہ تیز ہواؤں کی تلاش میں رہتا ہے،تیز ہوائیں اس

کے بازؤوں کواور تیز وتند کر دیتی ہیں، بادِ مخالف میں اڑنے کا مزہ ہی کچھ اور ہوتا ہے، ؂

تندیِ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
وہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے

تیز ہوائیں عقاب کے رگ وپے میں بجلیاں بھر دیتی ہیں، وہ اور اونچا اڑنا شروع کردیتا ہے، وہ اپنے زور بازو پہ نازاں ہوتا ہے، اپنی روزی اپنے آہنی پنجوں سے حاصل کرنا اپنا پیدائشی حق اور خاندانی پیشہ سمجھتا ہے، وہ طائر لاہوتی نہیں ہے جو ایسی روزی کھا بیٹھے جس سے اس کی پرپرواز کٹ کر رہ جائے ؂

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

لیکن یہی شاہین اگر بدقسمتی سے اپنے ہم جولیوں سے بچھڑ جائے، اپنے ہم نفسوں سے دور ہوجائے اور اپنے ہم جنسوں سے بھٹک جائے اور کسی قوم اور قبیلے میں جا بسے جن کے بال وپر نے کبھی بلند پروازیوں کا مزہ ہی نہ چکھا ہو، تو وہ بھی اپنے لے اور نے دونوں بھول جاتا ہے، وہ اپنا ماضی بھول جاتا ہے، اپنی فطرت سے رشتہ توڑ لیتا ہے، اپنی پہچان کھودیتا ہے، اپنی اڑان سے محروم ہوجاتا ہے اور اپنے خاندانی پیشے سے بھی دستبردار ہوجاتا ہے، پھر وہ وہ نہیں رہتا جو وہ ہوا کرتا تھا ؂

وہ فریب خوردہ شاہیں جو پلا ہو کرگسوں میں
اسے کیا خبر کہ کیا ہے رہ و رسم شاہبازی

فی زمانہ مدارس اسلامیہ کے طلبہ کی فطرت وجبلت بلکہ حیثیت وشناخت اس فریب خوردہ شاہین کی طرح بن چکی ہے جو اپنے ہم نفسوں سے بچھڑ کر غیروں میں جا پڑا ہے، اب وہ اپنی تب وتاب، سوز و گداز، ہجر وفراق، درد والم اور آہ سحر گاہی، خودداری وخداداری، خوداعتمادی وخدااعتمادی سب کچھ بھول چکا ہے۔ نہ نگہِ

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

بلند رہی، نہ سخنِ دل نواز، نہ جانِ پُرسوز، نہ یقینِ محکم، نہ عملِ پیہم، نہ محبتِ فاتح عالم۔ نہ جہاد زندگانی کی رعنائی ہے نہ مردوں کی شمشیروں سے واسطہ رہا، کرگسوں میں پل کر وہ کرگسوں کی طرح حرکتیں کررہے ہیں، تماشائی ان کی ابلہ سامانی پر ہنس رہے ہیں، یہ سمجھتے ہیں کہ لوگ ہماری نیرنگیِ پرواز کی داد دے رہے ہیں ؂

گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے ترا
کہاں سے آئے صدا لاالٰہ الا اللہ
اٹھا میں مسجد و مدرسہ وخانقاہ سے نمناک
نہ زندگی نہ حرارت نہ ساز و سرود

کوئی بھی حیوان ناموافق آب وہوا میں زیادہ دنوں تک زندہ نہیں رہ سکتا اگر زندہ بھی رہا تو اپنی طبعی خصوصیات کو بہت جلد کھودیتا ہے، صرف باطنی اوصاف ہی متاثر نہیں ہوتے، رنگ وروغن، قدوقامت اور خدوخال بھی متاثر ہوجاتے ہیں، دریا سے باہر مچھلی زیادہ دیر زندہ نہیں رہ سکتی، مچھلیوں کو سنکٹوریم میں زندہ تو رکھا جاسکتا ہے مگر اس کے جسم وجسمانیات میں جو واضح فرق نمودار ہوتا ہے اس سے زمانہ واقف ہے، کوئی پودا اپنے مخصوص ماحول میں ہی تروتازہ اور طبعی طریقے سے نشوونما پاتا ہے، ماحول بدلنے سے اس کی خصوصیات میں نمایاں فرق آجاتا ہے، آخر کشمیر کا سیب اتر پردیش میں کیوں نہیں پیدا ہوتا، پنجاب کا چاول مہاراشٹر میں کیوں نہیں پیدا ہوتا آسام کی چائے پتی گجرات میں کیوں نہیں پیدا ہوتی، جون پور کی مولی اعظم گڑھ میں کیوں نہیں اگتی، مدراس کا کلر دہلی میں نمایاں کیوں نہیں ہوتا، یہ چند علاقائی مثالیں ہیں ورنہ عالمی سطح پر بھی مثالوں سے یہی بات ثابت کی جاسکتی ہے، آخر یروشلم کا زیتون حجاز کے پہاڑوں میں کیوں نہیں اگتا، حجاز کے ریگستانوں کی کھجوریں ترکی کے کہساروں میں کیوں نہیں ہوتیں۔ انسانی طبائع کا یہی حال ہے، طلبہ اور بعد میں علما کا اپنا مخصوص

شعار ہے،مخصوص کردار ہے،مخصوص پہچان ہے، مخصوص منصب ہے،مخصوص عہدہ ہے،ان کی شخصیتوں کے فطری نشوونما کے لیے مخصوص ماحول ضروری ہے،وہ اپنے مخصوص ماحول میں ہی اپنی خصوصیات کو باقی رکھ سکتے ہیں اور اپنے عہدہ ومنصب کے ساتھ انصاف کرسکتے ہیں،لیکن قلمی پودوں کی طرح آج طلبہ وعلما کا کھیت اُگایا جارہا ہے اوران کا غیر فطری کھیپ تیار کیا جارہاہے،انھیں قلمی پودوں کی طرح تراشا جارہاہے اورغیر موافق نباتات سے ان کی اصلوں کو جوڑ کر تیار کیا جارہاہے،اسی لیے ان کے ظاہری حلیہ کے ساتھ ساتھ ان کی باطنی خصوصیات میں بھی تیزی سے تغیر اور زوال پیدا ہورہاہے،سینکٹوریم کی مچھلیوں کی طرح ان کی کاشت ہورہی ہے گویا پنجروں میں دانا پانی دے کر شاہینوں کو پالا جارہاہے تو بھلا ان میں وہ فطری تب وتاب کہاں ہوگی،وہ بلند پروازی ان پروں میں کہاں سے آئے گی،بس بجھی بجھی سی شکلیں ہیں،مری مری سی طبیعتیں ہیں،چہرہ مہرہ علما کا ہے،حوصلے اندر سے پست ہیں،سرپہ ٹوپی چہرے پر داڑھی ہے مگر خود سے شرم آرہی ہے،تقلید کے نام سے پتہ پانی ہورہاہے،امامت کی نوبت کب آتی ہے،چراغوں کی طرح بجھے جارہے ہیں،روشنی کہاں سے آئے؟ مرغ اصیل ہو تو پورے محلہ کو اپنی بانگ درا سے بیدار کردیتا ہے ورنہ پورا پولیٹری فارم مل کر بھی ایک شخص کو بیدار نہیں کرسکتا،فی زمانہ مدرسے دن بدن اپنی افادیت اور شناخت کھوتے جارہے ہیں،وہ کسی پولیٹری فارم کی طرح نظر آتے ہیں،جہاں قبل از وقت انڈے پیدا کئے جاتے ہیں اور چوزے زندہ کئے جاتے ہیں یا نرسری کی طرح جہاں اصلی پودے قلم کئے جاتے ہیں،اصلی پودے اصلی زمینوں میں اگنے ہی نہیں پاتے شاید لوگوں کو اس کی ضرورت ہی نہیں رہی،اصلی ہوگا تو کنٹرول سے باہر ہوگا،اپنی پہچان خود بنالے گا،نقلی ہوگا تو اس کو مرضی کے مطابق ڈھالا جاسکے گا،پالا جاسکے گا،کام لیا جاسکے گا،اس لیے اگر یہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا علما پیدا نہیں ہورہے ہیں پیدا کئے جارہے ہیں۔

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

حبیب العلما حضرت علامہ حبیب الرحمٰن خان صاحب رضوی مصباحی صدر آل انڈیا بزم نظامی کا ذہن وفکر ہمیشہ کلبلاتا رہتا ہے،کچھ نہ کچھ نیا مواد تلاش کرتے رہتے ہیں،اب یہی لیجئے ان کے شہزادے عزیز القدر مولوی ثناء المصطفیٰ صاحب زید مجدہٗ مدرسہ عربیہ اسلامیہ سعدی مدن پور باندہ سے عنقریب فارغ التحصیل ہونے والے ہیں،سرپر دستار فضیلت معتبر اور نا معتبر ہر طرح کے علما کے ہاتھوں لپیٹی جائے گی،ایک رسم شبیری ہے جو نقلی تلواروں سے ادا کی جائے گی،ایک سجدہ ہوگا جو دار العلوم کی دیواروں کے سائے میں ادا ہوگا،خیر خوبوں کی شکل ونقل بھی خوب ہے،ہم سب اسی منزل کے مسافر ہیں اور اسی راہ سے گزرنے کے گنہگار ہیں،اس راہ سے آنے والوں کو کس منھ سے روکا جائے،آرہے ہیں آنے دو،جانے والے آنے والوں کے لیے جگہ خالی کرتے رہیں گے،کبھی جلدی کبھی دیر سے،یہ بزم مئے ہے،یہ جام ومینا ہے،کوتاہ دستی میں محرومی ہے،کوئی تو بڑھ کر اٹھائے اسے،سواب یہ سعادت مکرمی مولوی ثناء المصطفیٰ سلمہٗ کے حصے میں آرہی ہے اور آنی ہی چاہیے مگر اس کا کیا کیا جائے جوان کے والد محترم علامہ حبیب الرحمٰن خان صاحب نے اپنی عادت سے مجبور ہوکر میرے تار نفس کو چھیڑ دیا ہے اور اب ہر تار جھن جھن، جھنا جھن بول رہا ہے،قلم شوخی پر آتا ہے تو قابو سے باہر ہوجاتا ہے،بہت کچھ کہنے، لکھنے اور کبھی کبھی بکنے پر تیار ہوجاتا ہے خیر عرصہ کی سیاست نے اسے کسی حد تک قابو کردیا ہے،اب مچلتا تو بہت ہے،بھکتا بہت کم ہے،خدا خیر کرے۔

۵/اپریل ۲۰۱۲ء بروز جمعرات شام چار بجے جامعہ خواجہ قطب الدین بختیار کا کی نئی دہلی میں بذریعہ موبائل مولانا غلام نبی مصباحی (جامعہ ملیہ اسلامیہ،نئی دہلی) نے یہ اندوہناک خبر دی کہ علامہ بدرالدجیٰ مصباحی صدرالمدرسین دار العلوم اہل سنت اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد ضلع مئو اور علامہ صدرالوریٰ مصباحی استاذ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور ضلع اعظم گڑھ کے والد گرامی عالی جناب الحاج عبدالحمید انصاری صاحب

ساکن مہندو پار ضلع سنت کبیر نگر کا انتقال پُرملال ہو گیا ہے مرحوم مذکورہ بالا اپنے دونوں صاحبزادگان کے ساتھ ساتھ راقم سطور کے بھی محسن و کرم نواز تھے، خبر سن کر دل بے چین ہو گیا، ۶/ اپریل بروز جمعہ یوپی کے لیے عازم سفر ہوا، ۷/ اپریل کا پورا دن اور پوری رات مہندو پار میں مقیم رہا اور ۸/ اپریل کے نصف النہار میں مولانا محمد طاہر القادری مصباحی ایڈیٹر ضیائے حبیب میگزین، لہرولی بازار کی معیت میں براستہ مہنداول، لہرولی میں حاضر بارگاہ حضور خطیب البراہین ہو گیا، حضور صوفی صاحب قبلہ دامت برکاتہم النورانیہ کی دعائیں لیں، پُرسکون ماحول میں حاضری ہوئی اور زیارت کی سعادت نصیب ہوئی، زیارت کے بعد ضیافت کا خوبصورت مرحلہ بھی رہا اور حضرت علامہ ضیاء المصطفی نظامی ایڈیٹر سہ ماہی پیام نظامی اور مولانا محمد سعید نظامی کی پُرنور رفاقت نے سفر کو اور جاندار بنا دیا۔ فی الوقت ۹/ اپریل بروز دوشنبہ دار القلم نظامی مارکیٹ میں بیٹھ کر لذت کام و دہن کے بعد لذت ذکر و فکر کے مزے لے رہا ہوں، حضرت حبیب العلما نے آج کی شب میں فرمان جاری کر دیا تھا کہ دستور کے مطابق آپ جب بھی آتے ہیں کچھ نہ کچھ لکھ کر جاتے ہیں اس بار بھی میری نئی کتاب تحفۂ دستار، تاجدار انبیاء کے لیل و نہار حاضر خدمت ہے، میں نے کہا یہ تو میری عین سعادت ہے، جیسی کہ کہاوت ہے، اونٹ کے گلے میں بلی اور مخمل میں ٹاٹ کا پیوند، کہاں حضرت حبیب العلما کی سیف یمانی، کہاں میری دیمک زدہ خستہ تحریر، انجانی اور پرانی خیر چار و نا چار حامی بھر لی اور جانے کس خیال میں تھا کہ چند سطریں عالم برزخ سے عالم ردو قدح میں آ گئیں۔ مولیٰ تعالیٰ انھیں قبول و مقبول فرمائے تو خوشا نصیبے! جیسا کہ علامہ حبیب العلما نے اپنے مختصر رسالے میں اشارہ دیا ہے کہ رسم دستار فضیلت کا سرکار مدینہ ﷺ کے مقدس لیل و نہار سے بڑا گہرا تعلق ہے، شاید طلبہ کو بعد میں یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ فضیلت کی دستار نہیں بلکہ ذمہ داریوں کے کانٹوں کا خوبصورت تاج ہے، جب تک طالب علم تھے بظاہر آزاد تھے اب عالم دین ہو گئے اب پوری

قوم امانت کی طرح ان کی گردن میں آویزاں کر دی گئی ہے، اب ان کی ہر ہر نقل و حرکت پر عوام کی نگاہیں ہوں گی، اب وہ بچے نہیں رہے، عمر کم ہے مگر ذمہ داریوں نے جوان بنا دیا ہے، عام انسان شادی کے بعد ذمہ دار ہوتا ہے طالب علم دستار کے بعد ذمہ دار ہو جاتا ہے، ایک طالب علم کو بعد کی زندگی میں تقریب شادی خانہ آبادی میں بھی اتنی خوشی حاصل نہیں ہوتی جتنی اسے جشن دستار فضیلت یا رسم دستار بندی کے نورانی موقعہ پر ہوتی ہے، اس تجربے سے اس راہ کا ہر مسافر گزر چکا ہے۔

آج کوئی بھی شخص اپنی حقیقی ذمہ داریوں سے مکمل طور پر عہدہ برآ ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا، لیکن یہی کیا کم ہے کہ نیکوں کی صورت بنا لی ہے، ہوسکتا ہے یہی ادائے مسکینی رب العلمین جل شانہٗ کو پسند آ جائے اور ہم عاجز عاصیوں کو بخش دے۔ طلبہ اس موقع پر مختلف طرح سے اپنی خوشیوں کا اظہار کرتے ہیں اور احباب و اقارب کو اس خوشی میں شریک کرنے کے لیے طرح طرح کے ذرائع کبھی جائز اور کبھی کبھی ناجائز یعنی اسراف و تبذیر کی حد تک پہنچ جاتے ہیں۔

آہا! کتنا اچھا لگ رہا ہے اس وقت تحفۂ دستار پر مقدمہ لکھنا یعنی ننھے مجاہد نے اپنی ذمہ دارانہ زندگی کا آغاز ہی ''قلمی جہاد'' سے شروع کیا ہے اور پوسٹر اور دعوت ناموں کی بجائے سرکار اقدس ﷺ کی سیرت طیبہ نیرہ کا حسین مرقع احباب کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔

مرا گر تہی بود ازاں قند دست
سخن ہائے شیریں ترا ز قند ہست
نہ قندے کہ مردم بصورت خورند
کہ ارباب معنیٰ بکاغذ برند

مولیٰ تعالیٰ ان کی اس سعی کو مشکور فرمائے اور ان کی اس خدمت جلیلہ کو اپنی جناب باری میں منظور فرمائے۔ (آمین) آخر میں ملتجی ہوں اگر کار خیر کا ان کو کچھ

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

حصہ باگارہ صمدیت سے ملے تو اس عاصی کو یادکرنا نہ بھولیں،اچھا اب اجازت۔جزاک اللہ وشکریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُصَلِّی وَنُسَلِّمُ

عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

بزم ہستی کے تاجدار آئے
گلشن دہر کی بہار آئے
جس کے دامن میں چھپ سکے دنیا
وہ رسول کرم شعار آئے

الحمدللہ رب العٰلمین میرے چھوٹے لڑکے عزیزم مولانا محمد ثناء المصطفٰی (سلمہ وزادعلمہ ربہ القوی) کو دارالعلوم عربیہ اسلامیہ اہل سنت سعدی مدن پور ضلع باندہ (یوپی) میں ۱۹/جمادی الآخرہ ۱۴۳۳ھ مطابق ۱۱/مئی ۲۰۱۲ء بروز جمعہ مبارکہ کے ہونے والے جلسۂ دستارفضیلت میں علماء ومشائخ کے مقدس ہاتھوں دستار فضیلت سے نوازا جائے گا،خیال ہوا کہ اس تقریب سعید میں احباب اہل سنت کو بطور ''دعوت نامہ'' تحفۂ دستارتاجدارانبیاء کے لیل ونہار'' کا پیارا تحفہ پیش کیا جائے کیوں کہ ایک بندۂ مومن کا مقصد حیات ہی یہی ہے کہ وہ اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے لیل ونہار کو اپنا کر جادۂ حیات طے کرتا رہے،اپنے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حقیقت کا اعلان یوں فرمایا ہے ؎

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

انھیں جانا انھیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

قرآن وحدیث کے اس داعیہ کا امام اہل سنت سیدنا سرکاراعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوں اعلان فرمایا ہے ؎

ہم آئے یہاں تمہارے لیے
اٹھیں بھی وہاں تمہارے لیے

علاوہ ازیں تاجدارانبیاء (صلی اللہ تعالیٰ وسلّم علیہ وعلیہم) نے ایک طرف یہ اعلان فرمایا ''لاَ نَبِیَّ بَعْدِیْ'' متفق علیہ (مسلم شریف جلد ثانی صفحہ ۲۸۷ ومشکوٰۃ المصابیح فصل اول صفحہ ۵۶۲ یعنی میرے بعداب کوئی نبی نہ آئے گا۔دوسری طرف ارشاد ہوا ''اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ'' (رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجہ والدارمی) یعنی علوم انبیاء کے وارث علماء ہیں۔نوٹ:۔مزید تفصیل جاننے کے لئے راقم الحروف کی کتاب ''پیغام بیداری'' مطالعہ فرمائیں؟

بعد نبوت دعوت وارشاد کا منصب

مذکورہ بالا ارشاد سے واضح ہوگیا کہ دعوت وارشاد الی الحق و پیغام بیداری کا فریضہ سیدنا آدم علیہ السلام سے چل کر ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو گیا،جماعت صحابہ وتابعین، تبع تابعین، جملہ سلف صالحین تاجدارانبیاء کے لیل ونہار کو مشعل راہ رکھ کر چلتے رہے،اولیاء،فقہاء،علماء،صلحاء تاقیامت دعوت وارشاد کا فریضہ تاجدارانبیاء کے لیل ونہار کو اپنا کر انجام دیتے رہیں گے۔کیونکہ ؎

ہدایت ہے نبی کی پیروی میں
نہیں ہے اور کوئی راہ

مذکورہ بالا حقائق کے پیش نظر واضح ہوگیا کہ علوم نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

سے فارغ التحصیل علماء کو اور زیادہ لازم ہے کہ وہ تاجدار انبیاء کے لیل ونہار کو ہمہ دم مشعل راہ رکھیں تاکہ امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کما حقہ فیضان علوم نبوی سے مستفیض ومستنیر ہوں اور ایک فارغ التحصیل عالم دین اپنے فرائض منصبی سے بھی سبکدوش ہوسکے اور آقائے کریم ﷺ کے ارشاد مبارکہ ''اَلنَّظْرُ اِلیٰ وَجْہِ الْعَالِمِ عِبَادَۃٌ'' (یعنی عالم دین کے چہرے کی زیارت عبادت ہے) کے پاکیزہ زمرے میں آسکے ورنہ ؎

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے
علم والے کو اگر علم نبی ازبر ہے
پھر وہی قابل صد رشک وہی مہتر ہے

اس لیے مختصراً تاجدار انبیاء کے لیل ونہار پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے تاکہ امام اہلسنت قدس سرہٗ کے ارشاد مذکورہ پر ہم سبھی غلامان خیر البشر کا عمل جاری رہے۔ دعا ہے کہ رب کریم اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے وطفیل طالبان علوم نبویہ کے جملہ فارغین کو عالم باعمل بنائے اور دعا ہے ؎

نزع میں گور میں میزاں پہ سر پل پہ کہیں
نہ چھوٹے ہاتھ سے دامان معلی تیرا

تاجدار انبیاء کی اطاعت قرآن واحادیث کے آئینہ میں

ہمیں کرنی ہے شاہنشاہِ بطحا کی رضا جوئی
وہ اپنے ہوگیے تو رحمت پروردگار اپنی

(۱) جیسا کہ رب کریم جل جلالہٗ نے تمام مخلوقات عالم کو مخاطب فرما کر ارشاد فرمایا ''لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَالْیَوْمَ

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

الْاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیْرًا'' (پارہ ۲۱ / سورۂ احزاب ع ۳)

ترجمہ مع تفسیر:۔ بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے اس کے لیے کہ اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہوں اور اللہ کو بہت یاد کرے۔ یعنی ہر موقعہ پر تاجدار انبیاء ﷺ کے لیل ونہار کو مشعل راہ رکھے اور آپ کے نقوش قدم کی اتباع کرتے ہوئے آپ کی سنتوں پر چلتا رہے اور ہر موقعہ پر خوشی میں بھی رنج میں بھی تنگی وفراخی میں بھی ذکر الٰہی کرتا رہے تو پھر نتیجہ یہ دکھائی دے گا ؎

نبی کے اسوۂ حسنہ پہ چلنے والوں نے
فحاشیوں کا جنازہ نکال رکھا ہے

(۲) قرآن حکیم میں رب کریم جل جلالہٗ نے جگہ جگہ تاجدار انبیاء ﷺ کی اطاعت وپیروی کا حکم دیا ہے وہ بھی اس طرح کہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو اللہ نے اپنی اطاعت قرار دیا، ارشاد ہوا ''مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ'' (پارہ ۵ / سورۂ نساء ع ۱۱ / آیت ۸۰)

ترجمہ:۔ جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

بعثت رسول کا مقصد

(۳) رب کریم نے بعثت رسول کا مقصد ہی یہی قرار دیا کہ ان کی اطاعت کی جائے ارشاد ہوا ''وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہِ'' (پارہ ۵ / سورۂ نساء ع ۹ آیت ۶۴)

ترجمہ:۔ اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے

(۴) اور ارشاد ہوا ''وَاِنْ تُطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَا یَلِتْکُمْ مِّنْ اَعْمَالِکُمْ شَیْئًا'' (پارہ ۲۶ سورۂ حجرات ع ۲ آیت ۱۴)

ترجمہ مع تفسیر:۔اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کروگے (ظاہراً وباطناً صدق واخلاص کے ساتھ نفاق کو چھوڑ کر) تو تمہارے کسی عمل کا تمھیں نقصان نہ ہوگا (تمہاری نیکیوں کا ثواب کم نہ ہوگا)

ایمان والے کون؟

(۵) اسی سورۂ حجرات میں ارشاد ہوا " اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا" (پارہ ۲۶/سورۂ حجرات ع ۲/آیت ۱۵)

ترجمہ:۔ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے۔ پھر شک نہ کیا (اپنے دین وایمان میں)

(۶) اور سورۂ نور میں یوں ارشاد ہوا "اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ" (پارہ۱۸/سورۂ نور ع۹/آیت ۶۲)

ترجمہ:۔ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر یقین لائے۔

(۷) اور اسی سورۂ نور میں ہے "اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ" (پارہ۱۸/سورۂ نور ع۷ آیت ۵۱)

ترجمہ:۔مسلمان کی بات تو یہی ہے جب اللہ اور رسول کی طرف بلائے جائیں کہ رسول ان میں فیصلہ فرمائے تو عرض کریں ہم نے سنا اور حکم مانا اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔

کون مسلمان نہیں؟

(۸) اسی سورۂ نور میں رب کریم نے واضح انداز میں ارشاد فرمایا "وَيَقُوْلُوْنَ

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ" (پارہ ۱۸/سورۂ نور ع۶/آیت ۴۷)

ترجمہ:۔اور کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ اور اس کے رسول پر اور حکم مانا پھر کچھ ان میں کے اس کے بعد پھر جاتے ہیں اور وہ مسلمان نہیں۔ (بلکہ وہ منافق ہیں کیونکہ اُن کے دل ان کی زبانوں کے موافق نہیں)

ایمان کی تعریف:۔اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْجِنَانِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْكَانِ" زبان سے اقرار کرنا اور دل سے تصدیق کرنا اور ارکان پر عمل کرنا اسی کا نام ایمان ہے۔(شرح عقائد)

(۹) اور سورۂ نساء میں یوں ارشاد ہوا " فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا" (پارہ۵/سورۂ نساء ع۹/آیت ۶۵)

ترجمہ:۔تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمھیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

معنی یہ ہیں کہ جب تک آپ کے فیصلے اور حکم کو صدق دل سے نہ مان لیں مسلمان نہیں ہوسکتے۔ سبحان اللہ اس سے تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان معلوم ہوتی ہے۔

(۱۰) اور ارشاد ہوا "وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ" (پارہ۱۸/سورۂ نور ع۷ آیت ۵۲)

ترجمہ:۔اور جو حکم مانے اللہ اور اس کے رسول کا اور اللہ سے ڈرے اور پرہیزگاری کرے تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔

(۱۱) رب کریم جل جلالہٗ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ سے یوں اعلان کرایا "قُلْ اَطِیْعُوْا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْہِ مَا حُمِّلَ وَعَلَیْکُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ وَاِنْ تُطِیْعُوْہُ تَھْتَدُوْا" (پارہ ۱۸/سورۂ نور ع۷/آیت ۵۴)

ترجمہ مع تفسیر:۔ تم فرماؤ حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا پھر اگر تم منھ پھیرو (رسول ﷺ کی فرمانبرداری سے تو اس میں ان کا کچھ ضرر نہیں) تو رسول کے ذمہ وہی ہے جو اس پر لازم کیا گیا (یعنی دین کی تبلیغ) اور تم پر وہ ہے جس کا بوجھ تم پر رکھا گیا (یعنی رسول کی اطاعت) اور اگر رسول کی فرمانبرداری کروگے راہ پاؤگے۔

(۱۲) اور ارشاد ہوا "وَاَطِیْعُوْا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ" (پارہ ۱۸/سورۂ نور ع۷ آیت ۵۶)

ترجمہ:۔ اور رسول کی فرمانبرداری کرو اس امید پر کہ تم پر رحم ہو۔

(۱۳) اور سورۂ محمد میں رب کریم نے یوں ارشاد فرمایا "یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوْا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَکُمْ" (پارہ ۲۶/سورۂ محمد ع۴ آیت ۳۳)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے عمل باطل نہ کرو (ریا یا نفاق سے)

(۱۴) اور ارشاد ہوا "وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِہٖ مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ یُدْرِکْہُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ" (پارہ ۵/سورۂ نساء ع۱۴ آیت ۹۹)

ترجمہ:۔ اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اسے

موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہوگیا۔

شان نزول:۔ جب آیت ہجرت نازل ہوئی تو **جندع بن ضمرة الليثی** نے اس کو سنا یہ بہت بوڑھے شخص تھے تو کہنے لگے کہ میں مستثنیٰ لوگوں میں تو ہوں نہیں کیوں کہ میرے پاس اتنا مال ہے کہ جس سے میں مدینہ منورہ ہجرت کرکے پہنچ سکتا ہوں، خدا کی قسم مکہ مکرمہ میں اب ایک رات نہ ٹھہروں گا مجھے لے چلو، ان کو چارپائی پر لے کے چلے "مقام تنعیم" میں آکر ان کا انتقال ہوگیا، آخر وقت انھوں نے اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور کہا یارب یہ تیرا اور تیرے رسول کا ہاتھ میں اس پر بیعت کرتا ہوں جس پر تیرے رسول نے بیعت کی۔

یہ خبر پاکر صحابۂ کرام نے فرمایا کاش وہ مدینہ پہونچتے تو ان کا اجر کتنا بڑا ہوتا؟ اور مشرکین ہنسے اور کہنے لگے کہ جس مطلب کے لیے نکلے تھے وہ نہ ملا، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ پتہ چلا ؎

ہو اگر شوقِ طلب ڈھونڈھنے والوں میں تو پھر
سیکڑوں منزلیں راہوں کی غباروں میں ملیں
جادۂ زیست میں بکھرے ہوئے کانٹے ہیں بہت
دیکھئے پھول بھی شاید انھیں خاروں میں ملیں

(۱۵) اور ارشاد ہوا "وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یُدْخِلْہُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا وَذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ" (پارہ ۴/سورۂ نساء ع۲ آیت ۱۳)

ترجمہ:۔ اور جو حکم مانے اللہ اور اللہ کے رسول کا اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہی ہے بڑی کامیابی۔

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

(۱۶) اور متصلاً ارشاد ہوا ''وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ'' (پارہ ۴ سورۃ نساء ع ۲ / آیت ۱۴)

اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی کل حدوں سے بڑھ جائے اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے خواری کا عذاب ہے۔

(۱۷) اور ارشاد ہوا ''يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا'' (پارہ ۵ / سورۃ نساء ع ۸ / آیت ۵۹)

ترجمہ مع تفسیر:۔ اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا (کہ رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے، بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ تاجدار انبیاء ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی) اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں (اسی حدیث میں حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی، اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلم امراء و حکام کی اطاعت واجب ہے جب تک وہ حق کے موافق رہیں اور اگر حق کے خلاف حکم کریں تو ان کی اطاعت نہیں کیوں کہ اسلام کا ضابطہ ہے ''لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ'' یعنی اللہ کی نافرمانی میں اطاعت نہیں ہے) پھر اگر تم میں سے کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو (اس آیت سے معلوم ہوا کہ احکام تین قسم کے ہیں (۱) ایک وہ جو ظاہر کتاب یعنی قرآن سے

ثابت ہوں (۲) ایک وہ جو ظاہر حدیث سے (۳) ایک وہ جو قرآن و حدیث کی طرف بطریق قیاس رجوع کرنے سے) یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا۔

اولی الامر:۔ اولی الامر میں امام، امیر، بادشاہ، حاکم اور قاضی سب داخل ہیں۔

خلافت کاملہ تو زمانۂ رسالت کے بعد تیس (۳۰) سال رہی مگر خلافت ناقصہ خلفاء عباسیہ میں بھی تھی اور اب تو امامت بھی نہیں پائی جاتی کیوں کہ امام کے لیے قریش سے ہونا شرط ہے اور یہ بات اکثر مقامات میں معدوم ہے لیکن سلطنت و امارت باقی ہے اور چوں کہ سلطان و امیر بھی اولی الامر میں داخل ہیں اس لیے ہم پر ان کی اطاعت بھی لازم ہے۔

(۱۸) اور ارشاد ہوا ''وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا'' (پارہ ۵ / سورۃ نساء ع ۹ / آیت ۶۱)

ترجمہ:۔ اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ تو تم دیکھو گے کہ منافق تم سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں۔

(۱۹) اور ارشاد ہوا ''وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا'' (پارہ ۵ / سورۃ نساء ع ۹ / آیت ۶۴)

ترجمہ:۔ اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں (معصیت و نافرمانی کرکے) تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

تاجدار انبیاء کا وسیلہ وشفاعت

اس سے معلوم ہوا کہ بارگاہ الٰہی میں رسول اللہ ﷺ کا وسیلہ اور آپ کی شفاعت کار برآری کا ذریعہ ہے، رحمت عالم ﷺ کی وفات شریف کے بعد ایک اعرابی روضۂ اقدس پر حاضر ہوئے اور روضۂ اطہر کی خاک پاک اپنے سر پر ڈالی اور عرض کرنے لگے یارسول اللہ ﷺ! جو آپ نے فرمایا ہم نے سنا اور جو آپ پر نازل ہوا اس میں یہ آیت بھی ہے "وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا الخ" میں نے بیشک اپنی جان پر ظلم کیا اور میں آپ کے حضور میں اللہ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہنے حاضر ہوا تو میرے رب سے میرے گناہ کی بخشش کرایئے؟

اس پر قبر شریف سے ندا آئی کہ تیری بخشش کی گئی۔ سبحان اللہ!

فوائد:۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض حاجت کے لیے اس کے مقبولوں کو وسیلہ بنانا ذریعہ کامیابی ہے اور قبر پر حاجت کے لیے جانا بھی "جَآءُوْکَ" میں داخل اور خیر القرون کا معمول ہے اور قرآن عظیم خود گنہ گاروں کو اپنے حبیب کے دربار میں بلا رہا ہے اور کریموں کی یہ شان نہیں کہ اپنے در پر بلا کر رد کردیں۔ اسی کو امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان فرمایا ہے ؎

مجرم بلائے آئے ہیں جَآءُوْکَ ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بعد وفات مقبولان حق کو یا کے ساتھ ندا کرنا جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مقبولان حق مدد فرماتے ہیں اور ان کی دعا سے حاجت

روائی ہوتی ہے۔

(۲۰) اور ارشاد ہوا "وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا" (پارہ ۵ سورۂ نساء ع ۹/آیت ۶۹)

ترجمہ:۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

شان نزول:۔ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، تاجدار انبیاء ﷺ کے ساتھ کمال محبت رکھتے تھے، جدائی کی تاب نہ تھی ایک روز اس قدر غمگین اور رنجیدہ حاضر ہوئے کہ چہرہ کا رنگ بدل گیا تھا، حضور ﷺ نے فرمایا آج رنگ کیوں بدلا ہوا ہے؟ عرض کیا نہ مجھے کوئی بیماری ہے نہ درد بجز اس کے کہ جب حضور سامنے نہیں ہوتے تو انتہا درجہ کی وحشت و پریشانی ہوجاتی ہے جب آخرت کو یاد کرتا ہوں تو یہ اندیشہ ہوتا کہ وہاں میں کس طرح دیدار پاسکوں گا؟ آپ اعلیٰ ترین مقام میں ہوں گے مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے جنت بھی دی تو اس مقام عالی تک رسائی کہاں؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انھیں تسکین دی گئی کہ باوجود فرق منازل کے فرمانبرادروں کو باریابی اور معیت کی نعمت سے سرفراز فرمایا جائے گا۔

(۲۱) اور ارشاد ہوا "وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا" (پارہ ۲۲ سورۂ احزاب ع ۹/آیت ۷۱)

ترجمہ:۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی۔

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

(۲۲)اور ارشاد ہوا ”وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ اُولٰٓئِکَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ“(پارہ ۱۰ سورۂ توبہ ع ۹ /آیت ۷۱)

ترجمہ:۔اور اللہ ورسول کا حکم مانیں یہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا۔

(۲۳)اور ارشاد ہوا ”وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ“(پارہ ۹ سورۂ انفال ع ۱ /آیت ۱)

ترجمہ:۔اور اللہ ورسول کا حکم مانو اگر ایمان رکھتے ہو؟

(۲۴)اور ارشاد ہوا ”وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ“(پارہ ۹ سورۂ انفال ع ۲ /آیت ۱۳)

ترجمہ:۔اور جو اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کرے تو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

(۲۵)اور ارشاد ہوا ”يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ“(پارہ ۹ سورہ انفال ع ۳ /آیت ۲۰)

ترجمہ:۔اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور سن سنا کر اس سے نہ پھرو۔

رسول کی اطاعت اللہ ہی کی اطاعت ہے

واضح ہو گیا رسول کی اطاعت اور اللہ کی اطاعت ایک ہی چیز ہے جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

(۲۶)اور ارشاد ہوا ”يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ“(پارہ ۹ سورۂ انفال ع ۳ /آیت ۲۴)

ترجمہ:۔اے ایمان والو! اللہ ورسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمھیں اس چیز کے لیے بلائیں جو تمھیں زندگی بخشے گی۔

رسول کا بلانا اللہ ہی کا بلانا ہے

رب کریم کے اس حکم سے واضح ہو گیا کہ رسول کا بلانا اللہ ہی کا بلانا ہے، بخاری شریف میں سعید بن معلیٰ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا مجھے تاجدار انبیاء ﷺ نے پکارا میں نے جواب نہ دیا پھر میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں نماز پڑھ رہا تھا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ ”اللہ ورسول کے بلانے پر حاضر ہو“؟

ایسا ہی دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت ابی بن کعب نماز پڑھ رہے تھے حضور نے انھیں پکارا انھوں نے جلدی نماز تمام کرکے سلام عرض کیا، حضور ﷺ نے فرمایا تمھیں جواب دینے سے کیا بات مانع ہوئی؟ عرض کیا حضور میں نماز میں تھا، حضور ﷺ نے فرمایا کیا تم نے قرآن پاک میں یہ نہیں پایا کہ ”اللہ ورسول کے بلانے پر حاضر ہو“ عرض کیا بیشک آئندہ ایسا نہ ہوگا۔ معلوم ہوا ۔

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

نبی کریم ﷺ کی بندگی یعنی خدمت وغلامی بھی خدا ہی کا فرض ہے مگر یہ فرض سب فرائض سے اعظم واہم ہے جیسا کہ صدیق اکبر اور مولیٰ علی رضی اللہ عنہما نے عمل کرکے بتادیا اور اللہ ورسول نے اسے مقبول رکھا۔

مولیٰ علی نے واری تیری نیند پر نمازا ۔
اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے ۲۔

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

صدیق بلکہ غار میں جان اس پہ دے چکے ۳؎
اور حفظ جان تو جان فروض غرر کی ہے ۴؎
ہاں تو نے ان کو جان انہیں پھیر دی نماز ۵؎
پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے

۱؎ خیبر سے واپسی میں منزل صہبا پر تاجدار انبیاء ﷺ نے نماز عصر پڑھکر سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے زانو پر سر اقدس رکھ کر آرام فرمایا، حضرت شیر خدا نے نماز نہ پڑھی، آنکھ سے دیکھتے رہے کہ وقت جا رہا ہے مگر صرف اس خیال سے کہ زانو ہٹاؤں تو شاید رحمت عالم ﷺ کے خواب میں خلل آئے، جنبش نہ کی یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا۔

۲؎ خطر بمعنی شرف نمازِ عصر صلوۃ وسطی ہے کہ سب نمازوں سے افضل واعلیٰ ہے۔

۳؎ اس کا اشارہ نیند کی طرف ہے یعنی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غارِ ثور میں تاجدار انبیاء ﷺ کی نیند پر اپنی جان قربان کردی کہ غارِ ثور کے سوراخ میں اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر بند کردیے ایک سوراخ باقی رہا اس میں پاؤں کا انگوٹھا رکھ دیا اور رحمت عالم ﷺ کو بلایا، نبی کریم نے ان کے زانو پر سر اقدس رکھ کر آرام فرمایا، اس غار میں ایک سانپ مشتاق زیارتِ اقدس رہتا تھا، اپنا سر حضرت صدیق اکبر کے پاؤں پر ملا انہوں نے اس خیال سے کہ جان جائے محبوب کی نیند میں خلل نہ آئے پاؤں نہ ہٹایا، آخر اُس نے پاؤں میں کاٹ لیا، رحمت عالم ﷺ کے لعاب کی برکت سے زہر جاتا رہا۔

۴؎ غُرر بالضم جمع اغر بمعنی روشن تر یعنی جان کا رکھنا سب فرضوں سے زیادہ اہم ہے، حضرت ابوبکر صدیق نے خوابِ اقدس کے مقابل اس کا بھی خیال نہ کیا۔

۵؎ تاجدار انبیاء کی چشم اقدس کھلی تو حضرت مولی علی نے اپنی نماز کا حال عرض کیا

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

حضور نے حکم دیا فوراً ڈوبا ہوا سورج پلٹ آیا، عصر کا وقت ہوگیا حضرت مولیٰ علی نے نماز ادا کی آفتاب ڈوب گیا۔ اور جب حضرت صدیق اکبر کے آنسو رحمت عالم کے چہرۂ اقدس پر گرے چشم مبارک کھلی صدیق اکبر نے حال عرض کیا لعابِ دہن اقدس لگا دیا فوراً آرام ہوگیا بارہ ۱۲ برس بعد اسی سے شہادت ہوئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

(۲۷) اور ارشاد ہوا "یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ" (پارہ ۹ سورۂ انفال ع ۳/ آیت ۲۷) ترجمہ:۔ اے ایمان والو! اللہ و رسول سے دغا نہ کرو۔

رسول کا ارشاد اللہ ہی کا ارشاد ہے

(۲۸) جیسا کہ رب کریم نے ارشاد فرمایا "وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی" (پارہ ۲۷/ سورۂ نجم ع ۱/ آیت ۳ و ۴)

ترجمہ:۔ اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انھیں کی جاتی ہے۔

یہ جملہ اولیٰ کی دلیل ہے کہ حضور ﷺ کا بہکنا اور بے راہ چلنا ممکن و متصور ہی نہیں کیوں کہ آپ اپنی خواہش سے کوئی بات فرماتے ہی نہیں جو فرماتے ہیں وحی الہی ہوتی ہے اور اس میں حضور ﷺ کے خلق عظیم اور آپ کی اعلیٰ منزلت کا بیان ہے، نفس کا سب سے اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ وہ اپنی خواہش ترک کردے (کبیر) اور اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ تاجدار انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام ذات وصفات وافعال میں فنا کے اس اعلیٰ مقام پر پہونچے کہ اپنا کچھ باقی نہ رہا، تجلیٔ ربانی کا ایسا استیلائے تام ہوا کہ جو کچھ فرماتے ہیں وہ وحی الٰہی ہوتی ہے۔ (روح البیان)

اسی لیے ہمارے مرشد برحق شہزادۂ اعلیٰ حضرت تاجدار اہلسنت سرکار مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ؎

ان کا ارشاد ہے ارشاد خداوند جہاں
یہ وہی کہتے ہیں جو رب کا کہا ہوتا ہے

(۲۹)اور ارشاد ہوا ”وَ اَطِیْعُوْ االلّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلاَ تَنَازَعُوْ افَتَفْشَلُوْ اوَ تَذْھَبَ رِیْحُکُمْ “(پارہ ۱۰ سورۂ انفال ع۶/آیت ۴۹)

ترجمہ:۔ اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کروگے اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا جاتی رہے گی۔

باہمی تنازع کا حل

اس آیت سے معلوم ہوا کہ باہمی تنازع ضعف وکمزوری اور بے وقاری کا سبب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ باہمی تنازع سے محفوظ رہنے کی تدبیر وحل خداورسول کی فرمانبرداری اور دین کا اتباع ہے۔

(۳۰)اور ارشاد ہوا ”وَلَوْ اَنَّھُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ“(پارہ ۱۰ سورۂ توبہ ع۷/آیت ۵۹)

ترجمہ:۔ اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ ورسول نے ان کو دیا۔

(۳۱)اور ارشاد ہوا ”وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ“(پارہ ۱۰ سورۂ توبہ ع۸/آیت ۶۱)

ترجمہ:۔ اور وہ جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

(۳۲)اور ارشاد ہوا ”وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْہُ اِنْ کَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ“(پارہ ۱۰ سورۂ توبہ ع۸/آیت ۶۲)

ترجمہ:۔ اور اللہ ورسول کا حق زائد تھا کہ اسے راضی کرتے اگر ایمان رکھتے

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

تھے۔ معلوم ہوا کہ ؎

خدا کی رضا چاہتے ہیں دوعالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کافر کون؟

(۳۳)اور ارشاد ہوا ”اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّہٗ مَنْ یُّحَادِدِاللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاَنَّ لَہٗ نَارَ جَھَنَّمَ خَالِداً فِیْھَا ذٰلِکَ الْخِزْیُ الْعَظِیْمُ “(پارہ ۱۰ سورۂ توبہ ع۸/آیت ۶۳)

ترجمہ:۔ کیا انھیں خبر نہیں کہ جو خلاف کرے اللہ اور اس کے رسول کا تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے کہ ہمیشہ اس میں رہے گا یہی بڑی رسوائی ہے۔

(۳۴)اور ارشاد ہوا ”قُلْ اَبِاللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ وَرَسُوْلِہٖ کُنْتُمْ تَسْتَھْزِءُ وْنَ لاَ تَعْتَذِرُوْ اقَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَاِیْمَانِکُمْ“(پارہ ۱۰ سورۂ توبہ آیت ۶۵/۶۶)

ترجمہ:۔ تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو؟ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہوکر۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کفر ہے جس طرح بھی ہو اس میں عذر قبول نہیں۔

اسی حقیقت کا اپنے امام اہل سنت سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اعلان فرمایا ہے ؎

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

(۳۵)اور ارشاد ہوا ”وَمَاکَانَ لَکُمْ اَنْ تُؤْ ذُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ“(پارہ ۲۲ سورۂ احزاب ع۷/آیت ۵۳)

ترجمہ:۔اور تمھیں نہیں پہونچتا کہ رسول اللہ کو ایذا دو(اور کوئی کام ایسا کرو جو خاطر اقدس پر گراں ہو)

(۳۶)اور ارشاد ہوا "اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا مُّہِیْنًا"

ترجمہ:۔بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔انھیں حقائق کی بنیاد پر شفیق جونپوری نے اعلان کیا ہے ؎

ہمیں کرنی ہے شاہنشاہِ بطحا کی رضا جوئی
وہ اپنے ہوگیے تو رحمت پروردگار اپنی

عظمت نبی بارگاہ خدا میں

(۳۷)رب کریم نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کی عظمت شان بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا"اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا"(پارہ ۲۲ سورۂ احزاب ع۷/آیت ۵۶)

ترجمہ:۔بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر،اے ایمان والو!ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

(۳۸)اور ارشاد ہوا "ہُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ "(پارہ ۲۲ سورۂ احزاب ع۶/آیت ۴۳)

ترجمہ:۔وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے۔اور حدیث شریف میں ہے"من صلے علی النبی ﷺ واحدۃ صلے اللہ علیہ وملائکتہ سبعین صلوۃ"،یعنی جس نے نبی کریم ﷺ پر ایک بار درود بھیجا تو اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر بار درود بھیجتے ہیں۔اور اسی مشکوۃ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

ﷺ نے فرمایا"ان جبرئیل علیہ السلام قال لی الا ابشرک ان اللہ عز و جل یقول لک من صلی علیک صلوۃ صلیت علیہ و من سلم علیک سلمت علیہ"(رواہ احمد مشکوۃ صفحہ ۸۷)یعنی بیشک جبرئیل نے مجھ سے کہا کیا میں آپ کو خوشخبری نہ سنادوں؟بیشک اللہ عزوجل آپ کے لئے فرماتا ہے جس نے آپ پر درود بھیجا تو میں اس پر درود بھیجتا ہوں اور جس نے آپ پر سلام پیش کیا تو میں اس پر سلام پیش کرتا ہوں سبحان اللہ۔

شان نزول:۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت"اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ" نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ!جب آپ کو اللہ تعالیٰ کوئی فضل و شرف عطا فرماتا ہے تو ہم نیازمندوں کو بھی آپ کے طفیل میں نوازتا ہے،اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔پتہ چلا ؎

فرش پہ تیرے ہم ہے عرش پہ تیرے زمزمے
بھیج رہی ہے کائنات تم پہ درود اور سلام

اللہ کی دوستی نبی کی پیروی میں

(۳۹)چنانچہ رب کریم نے اپنے حبیب لبیب ﷺ سے اعلان کرایا"قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ"(پارہ۳سورۂ آل عمران ع۴/آیت ۳۱)

ترجمہ:۔اے محبوب!تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہوجاؤ اللہ تمھیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ کی محبت کا دعویٰ جب ہی سچا ہوسکتا ہے

جب آدمی تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا متبع ہو اور حضور کی اطاعت اختیار کرے۔

(۴۰) جیسا کہ متصلاً رب کریم نے ارشاد فرمایا "قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ" (پارہ ۳ سورۂ اٰل عمران ع ۴/ آیت ۳۱) ترجمہ:۔ تم فرمادو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا پھر اگر وہ منھ پھیریں تو اللہ کو خوش نہیں آتے کافر۔

اس ارشاد پاک سے واضح ہوگیا کہ یہی اللہ کی محبت کی نشانی ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت بغیر اطاعت رسول نہیں ہوسکتی۔

بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

(۴۱) چنانچہ تاکیداً وتہدیداً رب کریم نے ارشاد فرمایا "وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ" (پارہ ۷ سورۂ مائدہ ع ۱۲/ آیت ۹۲)

ترجمہ:۔ اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ہوشیار ہو جاؤ، پھر اگر تم پھر جاؤ (اطاعت خدا ورسول سے) تو جان لو کہ ہمارے رسول کا ذمہ صرف واضح طور پر حکم پہونچا دینا ہے۔

یہ وعید وتہدید ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم الٰہی صاف صاف پہونچا دیا تو ان کا جو فرض تھا ادا ہو چکا اب جو اعراض کرے وہ مستحق عذاب ہے۔

(۴۲) چوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے اس لیے رب کریم جل جلالہٗ نے مزید تاکید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا "وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ" (پارہ ۲۸ سورۂ حشر ع ۱/ آیت ۷) ترجمہ:۔ اور جو کچھ تمھیں رسول عطا فرمائیں وہ لو

اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

رب کریم کی منشاء واضح ہوگئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت نہ کرو اور ان کے تعمیل ارشاد میں سستی نہ کرو بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت و پیروی میں پورے طور سے لگ جاؤ......اس لیے ہمارے مرشد برحق تاجدار اہلسنت شہزادۂ اعلیٰ حضرت سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا ؎

مرا دین و ایماں فرشتے جو پوچھیں
تمہاری ہی جانب اشارہ کروں میں

مزید برآں آقائے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی سنتوں کو اپنانے والوں کو بشارت دی ہے "مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّۃِ" مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۰/ النعمۃ الکبریٰ صفحہ ۲۶) یعنی جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

اسی لیے امام اہل سنت سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے ببانگ دہل اعلان فرمایا ہے ؎

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں
جان ہے عشق مصطفی روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں
سنگ در حضور سے ہم کو خدا نہ صبر دے
جانا ہے سر کو جا چکے دل کو قرار آئے کیوں

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

تاجدارانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیل ونہار آئینہ قرآن واحادیث میں

قرآن کریم واحادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام کے مطالعہ سے تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیل ونہار (رات ودن) کے اوقات تین حصوں میں قلب وروح نواز ہوتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں(۱) ایک عبادت وریاضت کے لیے(۲) دوسرے خلق خدا پر لطف وعنایت کے لیے(۳) تیسری اپنی ذات واہل خانہ کے لیے۔

بالفاظ دیگر حقوق تین طرح کے ہوتے ہیں(۱) حقوق اللہ(۲) حقوق العباد(۳) حقوق نفس (ابوداؤد جلد دوم صفحہ ۳۱۸/مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۴۰۶)

سونے کا پیارا طریقہ

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز عشاء کے بعد عام طور پر آرام فرماتے، پہلے بستر صاف فرماتے اور سونے سے پہلے قرآن پاک کی بعض سورتوں کی تلاوت فرماتے اور مزید کچھ اور دعاؤں کا بھی ورد فرماتے پھر داہنی کروٹ پر لیٹ کر دائیں ہاتھ کو دائیں رخسار کے نیچے رکھتے اور اپنے معبود حقیقی کی بارگاہ میں عرض کرتے ”اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَ اَحْیٰ“ ترجمہ: اے اللہ! تیرے ہی نام پاک کی مدد سے سوؤں گا اور تیری ہی مدد سے بیدار ہوں گا۔

تعلیم نبوی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس پیارے عمل میں یہ تعلیم ہے کہ بندہ ہر موقعہ پر اپنے معبود حقیقی جل شانہٗ کی طرف متوجہ رہے اور اپنے ہر کام وفعل کو رب کریم کے زیر قدرت اعتقاد کرے۔ جیسا کہ رب کریم نے سورۂ آل عمران میں بیان فرمایا ہے ”اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ قِیَامًا وَّقُعُوْداً وَّ عَلیٰ جُنُوْبِھِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ“ (پارہ ۴ سورۂ آل عمران ع ۲۰/آیت ۱۹۱)

ترجمہ:۔ جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے (یعنی تمام احوال میں مسلم شریف میں مروی ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام احیان میں اللہ کا ذکر فرماتے تھے، بندہ کا کوئی حال یاد الٰہی سے خالی نہ ہونا چاہیے، حدیث شریف میں ہے جو بہشتی باغوں کی خوشہ چینی پسند کرے اسے چاہیے کہ ذکر الٰہی کی کثرت کرے) اور آسمانوں وزمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں (اور اس سے ان کے صانع کی قدرت وحکمت پر استدلال کرتے ہیں یہ کہتے ہوئے:

”رَبَّنَا مَاخَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلاً سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ“ پارہ ۴/آیت (۱۹۱)

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب! تو نے یہ بیکار نہ بنایا پاکی ہے تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ (آمین)

ستاروں کے برابر نیکیاں

حضرت فقیہ ابواللیث سمرقندی علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا کہ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ جس نے ستاروں کو دیکھا اور ان کے عجائبات اور اللہ تعالیٰ کی قدرت میں تفکر کرکے مندرجہ ذیل آیت کریمہ پڑھی تو اس کے نامۂ اعمال میں آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی:

”رَبَّنَا مَاخَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلاً سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ“ پارہ ۴/آیت

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

(۱۹۱)

ترجمہ:۔اے ہمارے پروردگار! تونے اس کو بیکار نہ بنایا (بلکہ اپنی معرفت کی دلیل بنایا) پاکی ہے تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

بیداری کا پیارا طریقہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمت عالم ﷺ بیدار ہونے پر یہ پیارے کلمات اپنی زبان مبارک سے ادا فرماتے:

"اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ"

ترجمہ:۔سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے موت (خواب) کے بعد ہمیں حیات (بیداری) عطا فرمائی اور بروز قیامت اعمال کی جزا کے واسطے اسی کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لیے مردوں کو زندہ کر کے قبروں سے نکالا جائے گا۔

دھوکے میں نہ پڑیں

اس سے وہ لوگ دھوکے میں نہ پڑیں جو اپنے مردوں کو بجائے قبر میں دفن کرنے کے جلا کر اس لیے اڑا دیتے ہیں کہ وہ جزا وسزا سے بچ جائیں گے؟ کوئی بھی خدائے برتر وتوانا کی پکڑ سے نہ بچ سکے گا، رب ذوالجلال انھیں جلی ہوئی راکھ سے میدان قیامت میں اکٹھا فرمائے گا جیسا کہ رب کریم نے ارشاد فرمایا "اَیْنَ مَاتَکُوْنُوْا یَاْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا" (پارہ ۲ سورۂ بقرہ ع ۲/آیت ۱۴۸) ترجمہ:۔تم کہیں ہو اللہ تم سب کو اکٹھا لے آئے گا۔

ذکر نعمت سے منعم کی محبت بڑھتی ہے

رحمت عالم ﷺ نے مذکورہ کلمات میں نیند سے بیداری کا تذکرہ فرما کر یہ تعلیم بھی فرمادی کہ کلمات شکر میں اس نعمت کا بھی ذکر کر دینا چاہیے جس کے حصول

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

پر شکریہ ادا کیا جا رہا ہے اس لیے کہ ذکر نعمت سے منعم کی محبت بڑھتی اور خلوص پیدا ہوتا ہے۔

امت کی خیر خواہی

رحمت عالم ﷺ نے مذکورہ بالا کلمات شکر جمع کی ضمیر کے ساتھ "احیانا" اور "اماتنا" فرما کر ثواب میں اپنے ساتھ اپنی امت کو بھی شریک فرمالیا۔سبحان اللہ! تو ہمیں اس عمل نبوی ﷺ سے یہ تعلیم حاصل ہوئی کہ بندۂ مومن کا اخلاقی اور مذہبی فریضہ ہے کہ اپنے دینی بھائیوں کی ہمدردی اور خیر خواہی میں پیش پیش رہے ان کو ہر ممکن طریقے سے نفع پہونچانے میں لگا رہے حتی کہ کلمات حمد وشکر میں بھی ان کو شریک کرے۔

چنانچہ رب کریم نے محسن انسانیت ﷺ کی امت کے ساتھ ہمدردی و بھلائی ،خیر خواہی و مہربانی جیسے اوصاف حمیدہ کو بایں انداز بیان فرمایا:

"لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ" (پارہ ۱۱ سورۂ توبہ ع ۱۲/آیت ۱۲۸)

ترجمہ:۔بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان۔

مومن کامل

امت کے غم گسار و مہربان نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مومن کامل وہی ہے جو اپنے اور اپنے ایمانی بھائیوں کی بھلائی کا خواہاں ہو اور جو اپنے لیے پسند کرے وہی چیز اپنے بھائی کے لیے بھی پسند کرے اور جو اپنے لیے ناپسند کرے

وہ اپنے بھائی کے لیے بھی ناپسند کرے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے ”وَاَنْ تُحِبُّ لِلنَّاسِ مَاتُحِبُّ لِنَفْسِکَ وَتَکْرَہُ لَھُمْ مَا تَکْرَہُ لِنَفْسِکَ“(رواہ احمد مشکوٰۃ کتاب الایمان صفحہ ۱۶)ارشادتاجدارانبیاء ﷺ سے واضح ہوگیا ؎

وہ مومن ہے بھلا جو سب خدائی کے لیے چاہے
جوخود اپنے لیے چاہے وہ بھائی کے لیے چاہے

نبی رحمت ﷺ نے یہ بھی فرمایا ”وَاللّٰہُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَاکَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ“(ترمذی شریف جلد ثانی باب ماجاء فی رحمۃ الناس)

ترجمہ:۔اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے۔

اور دوسری جگہ رحمت عالم ﷺ نے یہ بھی ارشادفرمایا:

”مَنْ یَسَّرَ عَلیٰ مُعْسِرٍ فِی الدُّنْیَا یَسَّرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ“(ترمذی جلدثانی)

جوآدمی دنیامیں کسی تنگدست کوآسانی پہونچائے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اسے دنیا وآخرت میں خوشحال فرمائے گا۔معلوم ہوا

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

تاجدارانبیاء ﷺ نے یہ بھی ارشادفرمایا:

” اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَاۗءِ“(ترمذی جلدثانی)ترجمہ:۔تم زمین والوں پررحم کروآسمان والا(اللہ تعالیٰ)تم پررحمت فرمائے گا۔اسی لیے کہا گیاہے

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

اورتاجدار انبیاء ﷺ نے یہ بھی ارشادفرمایا”مَنْ لاَ یَرْحَمِ النَّاسَ لاَ یَرْحَمْہُ اللّٰہُ“(ترمذی ج۲/ باب ماجاء فی رحمۃ الناس)

ترجمہ:۔جوشخص لوگوں پررحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پررحم نہیں فرماتا۔

تاجدارانبیاء مونس انس وجاں ﷺ کے پاکیزہ وپُرخلوص ارشادات سے واضح ہوگیا کہ خلق خدا کی خدمت عظیم عبادت ہے جیسا کہ عارف باللہ حضرت سعدی علیہ رحمۃ الباری نے کتاب بوستاں کے صفحہ ۷۱/ پر اسی حقیقت کا یوں اعلان فرمایا ؎

باحسانے آسودہ کردن دلے
بہ از الف رکعت بہر منزلے

ترجمہ:۔یعنی اپنے حسن سلوک سے کسی دل کوآسودہ کرنا ہرمنزل پر ہزار رکعت نمازنفل پڑھنے سے بہتر ہے۔سبحان اللہ!

رب کریم جل جلالہٗ نے تاجدارانبیاء مونس انس وجاں ﷺ کے مہربانی وہمدردی کے پُربہار جلوؤں سے فیضیاب فرماتے ہوئے مزیدارشادفرمایا:

”فَبِمَا رَحْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنْتَ لَھُمْ وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لاَ انْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ“(پارہ۴سورۂ آل عمران ع۱۷/ آیت ۱۵۹)

ترجمہ:۔توکیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لیے نرم دل ہوئے اور اگرتندمزاج ،سخت دل ہوتے تو وہ ضرورتمہارے گردسے پریشان ہوجاتے۔(یعنی ہٹ جاتے)چنانچہ تاجدار انبیاء ﷺ کے حسن اخلاق واطوار، پاکیزہ گفتارورفتاراور رشدوہدایت بھرے لیل ونہار کی صدائے پُربہار

آج بھی آئینہ اقبالیات سے سنائی دے رہی ہے ؎

نگہ بلند سخن دل نواز وجاں پر سوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لیے

تاجدار انبیاء کے پاکیزہ اخلاق واطوار آئینہ قرآن و حدیث میں

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اخلاق کی بلندیوں پر فائز فرمانے والے رب ذوالجلال نے خود ''سورۂ قلم'' میں آپ کے اخلاق عظیمہ واطوار حسنہ کا یوں تذکرہ فرمایا ''وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ'' (پارہ ۲۹ سورۂ قلم ع ۱/آیت ۴) ترجمہ:۔ بیشک تمہاری خوبو بڑی شان کی ہے۔

اخلاق کی تشریح

اَلْخُلُقُ وَ الْخُلُق: طبعی خصلت، طبیعت، مروت، عادت، ملنساری، کشادہ پیشانی، دین، آؤ بھگت جمع اخلاق۔ (مصباح اللغات صفحہ ۲۱۷)

تعریف اخلاق

حضرت علامہ عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے حسن اخلاق کی تفسیر ان الفاظ میں پیش فرمایا ہے ''هُوَ طَلاَ قَةُ الْوَجْهِ وَبَذْلُ الْمَعْرُوْفِ وَ كَفُّ الْاَذٰى'' یعنی اخلاق نام ہے خوش روئی کا، مال خرچ کرنے کا اور کسی کو تکلیف نہ دینے کا۔ المختصر یہ ہے کہ انسان کی طبعی خصلتوں اور پیدائشی عادتوں کو اخلاق کہتے ہیں گویا کہ اخلاق ہی انسانیت کا وہ جوہر بے بہا ہے جو درحقیقت انسان کی پستی وبلندی کا بڑی حد تک معیار ہے اور حسن سیرت اور بہترین اخلاق ہی سے انسان

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

جلیل القدر اور عظیم المرتبت ہوتا ہے کیوں کہ ؎

حسن صورت چند روزہ اور حسن سیرت مستقل
اس سے خوش ہوتی ہیں نظریں اور اس سے خوش ہوتا ہے دل

آپ کا خلق قرآن تھا

دیکھنا ہو جو شہنشاہ مدینہ کا جمال
دیکھ لو گھر میں تو رکھا ہوا قرآں ہوگا

آپ کے اخلاق کے عظیمہ سے متعلق ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا ''کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن'' یعنی آپ کا خلق قرآن تھا، اس کا مطلب یہ ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاق وشمائل اور آپ کے طبعی عادات وخصائل بالکل قرآن حکیم کے مطابق تھے، ہر وہ قول وعمل اور ہر وہ سیرت وخصلت جس کو قرآن حکیم نے قابل مدح وثنا اور لائق تحسین بتایا ہے، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاق وعادات اس کا بہترین نمونہ تھے، الغرض تمام اخلاق حمیدہ وفضائل جمیلہ کے تاجدار انبیاء جامع اور منزل کمال پر پہونچانے والے تھے۔ اسی حقیقت کی ترجمانی فرمائی ہے امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ العزیز نے ؎

ترے خلق کو حق نے عظیم کہا
تری خلق کو رب نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا
ترے خالق حسن و ادا کی قسم

معلم کائنات کی تشریف آوری

آفاق میں پھیلے گی کب تک نہ مہک تیری
گھر گھر لیے پھرتی ہے پیغام صبا تیرا

معلم کائنات کی تشریف آوری کا مقصد ہی یہی ہے کہ باشندگان عالم کو اخلاق کی بزرگیوں اور اعمال کی خوبیوں سے آراستہ فرمادیں تاکہ ایک انسان انسانیت کے اعلیٰ معیار سے سرفراز ہوکر محبوب پروردگار ہوجائے چنانچہ معلم کائنات ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمایا ہے "بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلاَقِ وَمَحَاسِنَ الْاَفْعَالِ (مؤطا امام مالک)"

یعنی میں تو اسی لیے دنیا میں بھیجا گیا ہوں تاکہ اخلاق کی بزرگیوں اور اعمال کی خوبیوں کو مرتبۂ کمال پر پہونچا کر مکمل کردوں۔ اس ارشاد پاک سے واضح ہوگیا کہ نبی رحمت ﷺ کی تشریف آوری اسی لیے ہوئی کہ لوگوں کے اخلاق، معاملات ودیگر مسائل حیات کو درست فرمادیں اور انسانوں میں جو برے اخلاق کی جڑیں ہیں اسے اکھاڑ دیں، چنانچہ آقائے کریم ﷺ نے اپنے قول وعمل سے تمام اچھے اخلاق کی فہرست مرتب فرمادی، زندگی اور زندگی کے تمام شعبوں پر نافذ فرمادیا اور ہر طرح کے حالات میں اسے اپنانے کی ہدایت فرمائی، چنانچہ ارشاد فرمایا:

"تَخَلَّقُوْا بِاَخْلاَقِ اللّٰہِ" یعنی تم اپنے اندر اخلاق الٰہی پیدا کرو۔

لمحۂ فکریہ

خدا اور رسول کی بارگاہ میں جس وصف اخلاق کی یہ اہمیت ہو، اس سے ایک صاحب ایمان دور ہے، کس قدر افسوس ناک بات ہے؟ سچ کہا اقبال نے ؎

آہ وہ مردان حق وہ عربی شہسوار
حامل خلق عظیم صاحب صدق ویقیں

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

سب سے کامل کون؟

معلم اخلاق ﷺ نے اپنی امت کو ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا "اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا" یعنی ایمان کے اعتبار سے سب سے کامل وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے، کیوں کہ ؎

خلق وہ شئی ہے جو بدل دیتی ہے ہستی کا نظام
تازگی سے اس کی ہوجاتے ہیں کانٹے لالہ فام

تاجدار انبیاء (صلوات اللہ وسلامہٗ علیہ وعلیہم اجمعین) نے مقام مومن کی عظمتوں کے پیش نظر مزید ارشاد فرمایا "خَصْلَتَانِ لاَیَجْتَمِعَانِ فِی مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ"

یعنی دو خصلتیں مومن میں کبھی اکٹھا نہیں ہوسکتیں، بخل اور بدخلقی۔ سچ ہے ؎

سبق آموز حسن خلق ہے یہ نکتہ باقی
مسلماں میں بہم ہوتے نہیں بخل اور بداخلاقی

اخلاق نبوت کی عطر بیزیاں

ہر انسان عموماً اپنی گھریلو زندگی میں تکلف سے پاک ہوتا ہے اس لیے کہ اخلاق انسانی کے صحیح خدوخال مکان کے اندر گھریلو زندگی ہی میں دیکھے جاسکتے ہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ہر انسان کی گھریلو زندگی کو سب سے زیادہ اس کی بیوی ہی جان سکتی ہے، چنانچہ تاجدار انبیاء ﷺ کی سب سے پہلی بیوی حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنھوں نے رحمت عالم ﷺ کی حیات مبارکہ کو بعثت نبوی سے پہلے بھی دیکھا اور نزول قرآن کے بعد بھی برسوں تک آپ کی رفیق زندگی رہیں اور نبی رحمت ﷺ سے پہلے بھی وہ ایک شوہر کے ساتھ ازدواجی زند

گی بسر کر چکی تھیں اور بیوہ ہونے کے بعد تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں آئیں تھیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا جیسی شریف النسب مالدار تجربہ کار اور طویل مدت تک صحبت یافتہ بیوی کا تاثر کس قدر اہم ہوگا؟ چنانچہ بخاری شریف کی روایت ہے کہ نزول قرآن سے پہلے نبی رحمت ﷺ گھر سے خور د و نوش کا سامان لے کر مکہ سے باہر ''غار حراء'' میں عبادت و ریاضت کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے ایک دن ناگہاں حضرت جبرئیل علیہ السلام غار میں نمودار ہوئے اور تین بار نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زور زور سے اپنے سینے سے چمٹا چمٹا کر نہایت گرم جوشی کے ساتھ معانقہ کیا اور ''سورۂ اقراء'' کی چند ابتدائی آیتیں پڑھا کر تشریف لے گئے، یہ پہلا موقعہ تھا کہ حصرت جبرئیل علیہ السلام کی ملکوتی طاقت کا اثر اور وحی الٰہی کا وہ بار گراں آپ پر پڑا جس کی ہیبت وجلالت سے پہاڑ بھی شق ہو کر چور چور ہو جائیں، اس لیے شدت خوف سے آپ پر دہشت طاری ہوگئی اور لرزہ براندام ہو کر کاشانۂ نبوت کی طرف روانہ ہوئے، حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں ''فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْجُفُ فُؤَادُهٗ'' یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ان آیتوں کو لے کر غار حراء سے واپس ہوئے تو آپ کے سینے میں دل لرز رہا تھا، کاشانۂ نبوت میں داخل ہوئے تو آپ کو سردی لگنے لگی، آپ نے کملی اڑھانے کی فرمائش کی، چنانچہ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کو کملی اڑھادی، جب قدرے سکون ہوا تو آپ نے غار حراء میں پیش آنے والا پورا واقعہ بیان فرمایا یہاں تک نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ''لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ'' یعنی اے خدیجہ! ان کلمات طیبات کی عظمت وجلالت کا ایسا ہوش ربا اثر پڑا ہے کہ مجھے اب اپنی جان کا خطرہ ہوگیا ہے یہ جملہ سن کر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تڑپ گئیں اور فوراً انتہائی والہانہ جوش محبت میں عرض کیا ''کَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا'' یعنی اے میرے پیارے! ہرگز نہیں میں خدا

کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ کبھی ایسا نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو رسوا کردے۔ پھر رب کریم آپ کو کیوں اور کس طرح رسوا فرمائے گا؟ جب کہ آج تک آپ کے اخلاق حسنہ اور عادات کریمہ کا یہ شاندار حال رہا ہے کہ ''اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِی الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ'' **(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۳)**

یعنی آپ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ انتہائی بہترین سلوک فرماتے ہیں اور تمام کمزوروں اور ضعیفوں کا بار گراں اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے ہیں اور کما کما کر غریبوں اور مفلسوں کی مالی امداد فرماتے رہتے ہیں، حرم الٰہی کے مہمانوں کی مہمان نوازی کرنا اور رضائے الٰہی کے کاموں میں اعانت کے لیے کمربستہ رہنا آپ کی زندگی کا نصب العین ہے پھر بھلا آپ جیسے انسان کامل بلکہ بنی نوع انسان کے نجات دہندہ، ملکوتی صفات والے، خلق عظیم کے مالک اور صراط مستقیم کے سالک کو رب العزت کب اور کس طرح اور کیوں ذلیل و رسوا فرمائے گا؟

الانتباہ:۔ یہ ایک بیوی کی اپنے شوہر کے روبرو مکان کے اندر کی گفتگو ہے، جو ہر قسم کے تصنع اور تکلف سے پاک ہے، بھلا اس سے بڑھ کر اخلاق تاجدار انبیاء کے عظمت شان کی اور کون سی شہادت ہوسکتی ہے؟

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تاجدار انبیاء کے اخلاق حسنہ کا والہانہ انداز میں تذکرہ کرتی ہوئی فرماتی ہیں: ''لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاحِشًا وَّ لَا مُتَفَحِّشًا وَّ لَا سَخَّابًا فِی الْاَسْوَاقِ وَ لَا يَجْزِیْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَصْفَحُ'' (مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۹/رواہ الترمذی) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ بیہودہ گو تھے نہ فحش کلام اور نہ کبھی آپ بازاروں میں چلا کر بولے اور آپ کے بلندی اخلاق کا تو یہ عالم تھا کہ آپ کبھی برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ ہمیشہ برائی کرنے والوں کو معاف فرمادیتے تھے اور ان کی

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

برائیوں سے درگزر فرماتے رہتے تھے اور برے سے برا سلوک کرنے والے کے ساتھ اچھے سے اچھا سلوک فرمایا کرتے تھے، جس کی طرف عارف باللہ حضرت شیخ سعدی علیہ رحمۃ الباری نے یوں اشارہ فرمایا ہے ؎

بدی را بدی سہل باشد جزا
اگر مردی اَحْسِنْ اِلیٰ مَنْ اَسَاءَ

یعنی برائی کا بدلہ برائی کے ساتھ دینا یہ تو بہت ہی آسان ہے لیکن اگر آپ اخلاق نبوی کے پیرو اور متبع ہو تو تمہارے اخلاق حسنہ کی یہ شان ہونی چاہیے کہ جو تمہارے ساتھ برا سلوک کرے اس کے ساتھ اچھے سے اچھا برتاؤ کرو۔ سبحان اللہ!

ایک دوسری حدیث شریف میں یوں ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تاجدار انبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق حسنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا "مَاضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ شَیْئًا قَطُّ بِیَدِہٖ وَلاَ امْرَأَۃً وَلاَ خَادِمًا اِلاَّ اَنْ یُّجَاھِدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَا نِیْلَ مِنْہُ شَیْءٌ قَطُّ فَیَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِہٖ اِلاَّ اَنْ یُّنْتَھَکَ شَیْءٌ مِّنْ مَّحَارِمِ اللّٰہِ فَیَنْتَقِمُ لِلّٰہِ" **(مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۹ و رواہ مسلم)**

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جہاد کے سوا اپنے دست پاک سے کبھی کسی کو نہیں مارا نہ کسی عورت کو نہ کسی خادم کو اور کسی تکلیف پہونچانے والے سے بھی کبھی کوئی انتقام اور بدلہ نہیں لیتے تھے، ہاں البتہ اگر کوئی شخص خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کا مرتکب ہوتا تو آپ اس سے ضرور انتقام لیتے تھے مگر اپنے نفس کے لیے نہیں بلکہ رضائے رب ذوالجلال کے لیے ایسا کرتے تھے۔ سبحان اللہ!

انقلاب عظیم

تاریخ شاہد ہے کہ عرب کے لوگ اپنی جہالت سے عورتوں کو جانوروں سے بھی

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

زیادہ حقیر و ذلیل سمجھتے تھے اور اپنی عورتوں کو نہایت بے دردی کے ساتھ زدوکوب کیا کرتے تھے مگر تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق حسنہ نے باشندگان عرب کا مزاج بدل دیا، وہی انسان جو عورتوں کو حقیر و ذلیل سمجھ کر مارا پیٹا کرتے تھے، عورتوں کی عزت افزائی ان کی قدردانی اور ان کے ساتھ حسن معاشرت کو اخلاق انسانی کا بلند ترین معیار سمجھنے لگے۔

اک عرب نے آدمی کا بول بالا کردیا
خاک کے ذرّوں کو ہمدوش ثریا کردیا
خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کردیا

غلامان خیر البشر کی شہادتیں

انسان کے اخلاق و عادات کے بارے میں ان کی بیویوں کے بعد نوکروں اور خادموں کے بیانات کو اہمیت دی جاتی ہے اس لیے کہ خادم ہر وقت خلوت و جلوت میں انسان کے ساتھ رہتا ہے اور وہ اپنے آقا کے محاسن اخلاق یا اخلاقی کمزوریوں سے بہت زیادہ واقف ہوا کرتا ہے۔

چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یہ دربار تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بہت ہی محبوب و مقرب خادموں میں سے ہیں، بیان فرماتے ہیں کہ میں نے مسلسل دس برس تک سفر و حضر میں تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں زندگی گزاری مگر "فَمَا قَالَ لِیْ اُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِشَیْءٍ صَنَعْتُہٗ لِمَ صَنَعْتَہٗ وَلاَ لِشَیْءٍ تَرَکْتُہٗ لِمَ تَرَکْتَہٗ وَکَانَ رسول اللّٰہِ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا" **(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۲۱)**

یعنی رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو کبھی اف بھی نہیں کہا اور اگر میں نے کوئی کام مزاج مبارک کے خلاف کردیا تو کبھی یہ نہیں فرمایا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا؟ اور اگر

میں نے کبھی کوئی کام چھوڑ دیا تو اس پر مجھے کبھی نہیں ڈانٹا کہ تو نے یہ کام کیوں چھوڑ دیا اور آپ کا اخلاق تمام انسانوں سے زیادہ اچھا اور بہتر تھا۔

دوسری روایت میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا یوں بیان ہے ''اَنَّهٗ كَانَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَ يَتَّبِعُ الْجَنَازَةَ وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ''(مشکوٰۃ ص ۵۱۹)

یعنی رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اس قدر صاحب تواضع اور پیکر اخلاق تھے کہ) ہر چھوٹے بڑے کی بیمار پرسی فرماتے اور ہر مومن میت کے جنازے کے پیچھے چلتے اور کمال تواضع سے گدھے کی سواری فرمایا کرتے تھے۔ سبحان اللہ!

خادم النبی حضرت ابوالطفیل صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بیان فرماتے ہیں کہ'' مقام جعرانہ'' میں اس وقت جب کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے درمیان گوشت تقسیم فرمارہے تھے، میں خدمت اقدس میں حاضر تھا، ناگہاں ایک عورت آئی اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالکل قریب آکر کھڑی ہوگئی تو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خلق عظیم کا مظاہرہ فرماتے ہوئے اپنی چادر مبارک اس عورت کے لیے بچھادی اور وہ عورت اس چادر پر بیٹھ گئی، میں نے حیران ہوکر پوچھا یہ کون عورت ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضاعی ماں حضرت حلیمہ سعدیہ ہیں جنھوں نے آپ کو دودھ پلایا تھا۔(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۳۰)

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بھی نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادموں میں سے ہیں جنھیں آٹھ برس کی عمر میں ڈاکوؤں نے گرفتار کرکے مکہ مکرمہ میں لاکر بیچ دیا تھا اور ایک رئیس حضرت حکیم بن حزام نے چار سو درہم میں خرید کر اپنی پھوپھی حضرت بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دیا تھا، پھر جب حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں آئیں تو انھوں نے زید بن حارثہ کو تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بطور ہبہ نذر کردیا

چنانچہ زید بن حارثہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام بن کر خدمت کرنے لگے۔

ادھر زید کا باپ حارثہ اپنے بیٹے کی جدائی پر رات دن تڑپتا رہتا تھا اور اپنے بیٹے کی تلاش میں برسوں تک ہر طرف سرگرداں رہا ناگہاں حاجیوں کے ایک قافلہ والوں نے حارثہ کو بتایا کہ تیرا نور نظر زید مکہ میں حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام ہے، یہ سنتے ہی حارثہ اپنے بھائی کعب کو ساتھ لے کر مکہ آیا اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں اپنے لخت جگر کو دیکھ کر تڑپ گیا پہلے تو ایک مدت کے بچھڑے ہوئے باپ بیٹے ایک دوسرے سے لپٹ کر خوب پھوٹ پھوٹ کر روئے، پھر حارثہ کہنے لگے کہ اے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! زید میرا بچہ ہے جو مجھ سے بچھڑ گیا ہے اور میں اس کی جدائی کا صدمہ برداشت نہیں کرسکتا اس لیے جس قدر قیمت آپ طلب فرمائیں میں دینے کو تیار ہوں، مگر للہ! آپ میرے نور نظر کو میرے حوالے کردیں؟ حارثہ کی درد بھری داستان سن کر محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل رحم وکرم سے لبریز ہوگیا، آپ نے فرمایا کہ اے حارثہ؟ مجھے قیمت کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں بخوشی اجازت دیتا ہوں اگر زید تمہارے ساتھ جانے پر رضامند ہوتو ضرور اپنے ساتھ لے جاؤ۔ پھر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید کو بلا کر فرمایا کہ زید؟ یہ تمہارے باپ حارثہ ہیں اور یہ کعب تمہارے چچا ہیں، یہ دونوں تمھیں لینے آئے ہیں اور میں بخوشی تم کو اجازت دیتا ہوں کہ تم ان کے ساتھ اپنے گھر چلے جاؤ اور آزاد ہوکر اپنی زندگی بسر کرو، ادھر حارثہ اور کعب نے بھی انتہائی گرم جوشی سے کہا کہ بیٹا زید؟ ہم تمہاری جدائی میں انتہائی بے چین اور بے قرار ہیں اور تمہاری ماں اور تمہارے بھائی، بہن اور عزیز واقارب سب تمہارے فراق میں تڑپ رہے ہیں۔ حضرت زید رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اور باپ وچچا کا رقت بھرا بیان سن کر آب دیدہ ہوگئے اور ایک مرتبہ باپ وچچا کے چہرہ کو دیکھا پھر ایک نظر بھر کر رحمۃ للعالمین کے جمال نبوت کو دیکھا اور بھرائی ہوئی آواز میں اپنے رحمت والے آقا کو مخاطب

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

کر کے عرض کرنے لگے کہ یارسول اللہ؟

تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے ٹکڑا تیرا
تیرے قدموں میں رہے غیر کا منھ کیا دیکھیں
کون نظروں میں جچے دیکھ کے تلوا تیرا

چنانچہ زید بن حارثہ نے صاف صاف کہہ دیا میں اپنے باپ اور چچا کا فرماں بردار اور خدمت گزار رہنے کے لیے تو بہر حال تیار ہوں مگر اے رحمت عالم ﷺ؟ میں آپ کی مقدس چوکھٹ چھوڑنے کے لیے ہرگز ہرگز کسی حال میں بھی تیار نہیں ہوں، زید کا چچا کعب حیرت سے ڈانٹ کر بولا کہ بیٹا زید؟ ارے تمھیں کیا ہوگیا ہے، تم آزادی کی زندگی چھوڑ کر غلامی کی زندگی پسند کرتے ہو؟ یہ سن کر جناب زید نے جواب دیا کہ چچا جان، میری اس غلامی کی زندگی پر ہزاروں آزادیاں قربان؟ اس در کی غلامی تو میرے لیے وہ نعمت عظمٰی ہے کہ اس کے بدلے ہفت کشور کی بادشاہی بھی میرے لیے کوئی حقیقت نہیں رکھتی، چچاجان! آپ کو کیا خبر کہ محمد عربی فداہ ابی وامی ﷺ کا دربار کیسا شاندار دربار ہے؟ یہ وہ دربار ہے کہ سیکڑوں سلاطین عالم اس چوکھٹ کے سامنے ہاتھ باندھے ہوئے تا قیامت یہ صدا لگاتے رہیں گے ؎

ہے شاہوں کو بھی وجہ نیک نامی
شہ خوباں ترے در کی غلامی
ہر ایک شیدا ہے سلطان عرب کا
عراقی ہو کہ رومی ہو کہ شامی

زید کا یہ والہانہ بیان سن کر جناب زید کا باپ خاموش ہوگیا اور بھرائی ہوئی آواز میں کہنے لگا کہ پیارے بیٹے! اگر تو تاجدار انبیاء کی غلامی پر خوش ہے تو تیری

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

خوشی میں میری بھی خوشی ہے، یہ کہتے اور روتے ہوئے حارثہ اور کعب اپنے وطن کو روانہ ہوگئے۔

ادھر رحمت عالم ﷺ کے قلب اقدس پر جناب زید بن حارثہ کی اس والہانہ محبت کا ایسا گہرا اثر پڑا کہ فوراً ہی زید بن حارثہ کا ہاتھ اپنے دست رحمت میں تھامے ہوئے حرم کعبہ میں حطیم کے اندر تشریف لے گئے اور وہاں بھرے مجمع میں یہ اعلان فرمایا دیا کہ ''یَامَنْ حَضَرَ اِشْهَدُوْا اَنَّ زَیْدًا اِبْنِیْ'' (اکمال) یعنی اے حاضرین حرم! تم لوگ گواہ ہوجاؤ کہ آج کی تاریخ سے زید میرا غلام نہیں رہا بلکہ میں نے اس کو آزاد کر کے اپنا بیٹا بنالیا ہے، چنانچہ برسوں تک یہ زید بن محمد کہلاتے رہے۔

جب سورۂ احزاب کی یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ''اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ'' (پارہ ۲۱ سورۂ احزاب ع ۱/آیت ۵)

ترجمہ:۔ انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے۔

اس کے بعد لوگوں نے ان کو زید بن حارثہ کہنا شروع کیا، بعدہٗ نبی رحمت ﷺ نے اپنی مملوکہ باندی ''ام ایمن'' سے حضرت زید کا نکاح فرمادیا، جب ان کے فرزند اسامہ پیدا ہوئے تو ان سے اتنی محبت فرماتے کہ انھیں بھی حضرت سیدنا امام حسن وحضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرح دوش نبوت پر سوار کر کے مجمع عام میں تشریف لاتے تھے، اس طرح آپ نے اپنے قول وعمل سے اس حقیقت کا اعلان فرمایا کہ ''تاجدار انبیاء کے اخلاق حسنہ کی یہ شان ہے کہ بیٹی کا بیٹا اور غلام کا بیٹا دونوں نگاہ نبوت میں برابر ہیں۔ اسی حقیقت کی ترجمانی فرمائی ہے شفیق جونپوری علیہ الرحمہ نے ؎

جس جگہ تذکرۂ فخر انام آتا ہے

جلی حرفوں میں اسامہ کا بھی نام آتا ہے
ایک کاندھے پہ ہے لخت جگر شیر خدا
دوسرے کاندھے پہ فرزند غلام آتا ہے

معلم اخلاق کی مزید جلوہ ریزیاں

معلم اخلاق وحکمت کی پاکیزہ صحبت میں مستفیض ومستنیر ہونے والے صحابہ میں حضرت معاویہ بن الحکم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا بیان ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اقتدا میں نماز پڑھ رہا تھا، اتنے میں کسی کو چھینک آگئی چوں کہ میں ابھی بالکل نومسلم تھا اور مسائل نماز سے کم واقفیت تھی، اس لیے میں نے ان کی چھینک کا حالت نماز ہی میں زور سے ''یرحمک اللہ'' کہہ کر جواب دیا، اہل جماعت تعجب سے میری طرف گھور گھور کر دیکھنے لگے تو مجھے بڑا غصہ آیا میں نے نماز ہی میں بلند آواز سے کہا ''وَاثُکْلَ اُمِّیَاہُ مَاشَانُکُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَیَّ'' یعنی تمہاری موت پر تمہاری ماں روئے، کیا بات ہے کہ تم لوگ میری طرف دیکھ رہے ہو؟ پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نماز سے فارغ ہوئے باوجودیکہ مجھ سے نماز میں اتنی بڑی بڑی غلطیاں ہو چکی تھیں لیکن ''فَبِاَبِیْ هُوَ وَاُمِّیْ مَارَأَیْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ اَحْسَنَ تَعْلِیْمًا مِنْهُ'' یعنی میرے ماں باپ حضور پر قربان ہو جائیں کہ میں نے آپ سے زیادہ اچھا معلم نہ کسی کو آپ سے پہلے دیکھا نہ آپ کے بعد ''فَوَاللّٰہِ مَا کَهَرَنِیْ وَلَا ضَرَبَنِیْ وَلَا شَتَمَنِیْ'' خدا کی قسم! نہ حضور نے مجھے ڈانٹا نہ مارا نہ برا بھلا کہا بلکہ انتہائی کریمانہ انداز اور مشفقانہ لہجے میں فرمایا کہ ''اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا یَصْلُحُ فِیْهَا شَیْئٌ مِنْ کَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هِیَ التَّسْبِیْحُ وَالتَّکْبِیْرُ وَقِرأَةُ الْقُرْآنِ'' (باب ما لا یجوز من العمل فی الصلوٰۃ وما یباح منہٗ، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۹)

یعنی اس نماز میں کسی قسم کی انسانی بات چیت جائز نہیں ہے، نماز میں تو صرف تسبیح وتکبیر اور قرآن مجید کی قرأت ہی ہونی چاہیے۔ سبحان اللہ!

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجد نبوی شریف میں تشریف فرما تھے، ناگہاں ایک اعرابی صحابی مسجد نبوی میں داخل ہوئے اور نماز پڑھنے لگے۔ محدث دارقطنی نے ان کا نام ''ذوالخویصرہ'' بتایا ہے یہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو بلند آواز سے یہ دعا مانگی کہ ''اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَمُحَمَّدًا وَّلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا'' یعنی اے اللہ! مجھ پر اور محمد پر رحمت نازل فرما اور ہم دونوں کے ساتھ کسی دوسرے پر مت رحمت فرما۔ ان کی یہ بے تکی اور بیڈھنگی دعا سن کر حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ''لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا'' تم نے ایک کشادہ چیز کو بالکل ہی تنگ کر دیا، مطلب یہ تھا کہ رحمت خداوندی جو تمام عالم کو گھیرے ہوئے ہے تو اس وسیع رحمت کو صرف اپنے اور میرے لیے مخصوص ومحدود کر دیا، ایسا مت کرو بلکہ ساری مخلوقات کے لیے دعائے رحمت کیا کرو۔ پھر اس کے تھوڑی ہی دیر بعد یہی بزرگ اٹھے اور ناگہاں مسجد ہی میں پیشاب کرنے لگے، صحابۂ کرام جوش غضب میں ہش ہش کرتے ہوئے ان پر جھپٹے مگر صاحب خلق عظیم، پیکر رحم وکرم آقائے کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اس کا پیشاب مت کاٹو چنانچہ صحابۂ کرام نے ان کو چھوڑ دیا، جب انھوں نے نہایت اطمینان سے پیشاب کر لیا تو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کو قریب بلا کر انتہائی مشفقانہ وکریمانہ اخلاق کے ساتھ ان کو تعلیم دی کہ دیکھو ان مساجد میں پیشاب یا کسی قسم کی کوئی گندگی کرنا جائز نہیں ہے ''اِنَّمَا هِیَ لِذِکْرِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرأَةِ الْقُرْآنِ'' یہ مسجدیں صرف ذکر الٰہی اور نماز وتلاوت قرآن کے لیے بنائی گئی ہیں، اس کے بعد رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دوسرے صحابی کو حکم فرمایا کہ ایک بڑے ڈول میں پانی لا کر اس کے پیشاب پر بہا کر مسجد دھو ڈالو۔ سبحان اللہ! (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱)

حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جس وقت ہرقل بادشاہ روم کے نام دعوت اسلام

بھیجا تو ہرقل نے ابوسفیان اور قریش کے دوسرے تاجروں کو (جو ابھی اسلام نہیں لائے تھے) دربار میں طلب کیا اور حضور نبی آخر الزماں ﷺ کے بارے میں بہت سے سوالات کیے، ابوسفیان نے ان سوالوں کے جوابات ٹھیک ٹھیک دیئے اور جب ہرقل نے تعلیم نبوت کے بارے میں سوال کیا تو ابوسفیان نے صداقت نبوت کی یوں شہادت دی

"یَأْمُرُنَا اَنْ نَعْبُدَ اللّٰہَ وَحْدَہٗ وَلاَ نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَیَنْھَانَا عَمَّا کَانَ یَعْبُدُ اٰبَاؤُنَا وَیَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوۃِ وَالصَّدَقَۃِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ وَاَدَاءِ الْاَمَانَۃِ" یعنی رحمت عالم ﷺ ہم کو یہ حکم دیتے ہیں کہ ہم خدائے واحد ہی کی عبادت کریں اور نہ شریک کریں اس کے ساتھ کسی کو اور وہ ہمیں روکتے ہیں اس چیز سے جس کی ہمارے آباء واجداد عبادت کیا کرتے تھے، وہ ہمیں نماز اور صدقہ خیرات اور پاکدامنی اور ایفاء عہد اور ادائے امانت کا حکم دیتے ہیں۔

مثل مشہور ہے کہ "اَلْفَضْلُ مَا شَھِدَتْ بِہٖ الْاَعْدَاءُ" یعنی سب بڑی فضیلت تو جب ہے کہ دشمن بھی فضیلت کی گواہی دینے لگے، چنانچہ ابوسفیان باوجودیکہ اس وقت رحمت عالم ﷺ کے دشمن جان تھے مگر پھر بھی آپ کے فضائل خلق عظیم پر کتنا غیر مبہم اور واضح بیان دے رہے ہیں؟ قرآن حکیم کا یہ دعویٰ "اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ" آفتاب سے بھی زیادہ روشن وتابناک حقیقت ہے، واضح ہو گیا ؎

کمالات نبی پردوں میں بھی جگمگاتے ہیں
کہ جیسے نور ظلمت میں کبھی پنہاں نہیں ہوتا

دعائے ہدایت ورحمت

جنگ احد میں عتبہ بن ابی وقاص نے آپ کے دندان مبارک کو شہید کر دیا اور

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

عبداللہ بن قمیہ نے چہرۂ انور کو زخمی اور خون آلود کر دیا مگر تاجدار انبیاء ﷺ نے ان لوگوں کے لیے اس کے سوا کچھ بھی نہیں فرمایا کہ "اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لاَ یَعْلَمُوْنَ" یعنی اے اللہ! میری قوم کو ہدایت دے کیوں کہ یہ لوگ مجھے نہیں جانتے۔ خیبر میں زینب نامی یہودی عورت نے آپ کو زہر دیا مگر آپ نے اس سے کوئی انتقام نہیں لیا۔ لبید بن اعصم نے آپ پر جادو کیا اور بذریعۂ وحی اس کا سارا حال معلوم ہو گیا مگر آپ نے اس سے کوئی مواخذہ نہیں فرمایا، غورث بن الحارث نے آپ کو قتل کے ارادے سے آپ کی تلوار لے کر نیام سے کھینچ لی جب رحمت عالم ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو غورث کہنے لگا کہ اے محمد (ﷺ)! اب آپ کو کون بچائے گا؟ آپ نے فرمایا "اللہ" نبوت کی ہیبت سے تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی حضور ﷺ نے تلوار ہاتھ میں لے کر فرمایا بول اب تجھے میرے ہاتھ سے کون بچائے گا؟ غورث گڑگڑا کر کہنے لگا کہ آپ ہی میری جان بچا دیں؟ رحمت عالم ﷺ نے اس کو چھوڑ دیا، چنانچہ غورث اپنی قوم میں آکر کہنے لگا کہ اے لوگو! میں ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو تمام دنیا کے انسانوں میں سب سے بہتر ہے۔ (شفاء قاضی جلد اول صفحہ ۶۲)

کفار مکہ نے کون سا ایسا ظالمانہ برتاؤ تھا جو آپ کے ساتھ نہ کیا ہو مگر فتح مکہ کے دن جب یہ سب جباران قریش لشکر صحابہ کے محاصرہ میں محصور ومجبور ہو کر حرم کعبہ میں خوف ودہشت سے کانپ رہے تھے اور انتقام کے ڈر سے ان کے جسم لرز رہے تھے مگر نبی رحمت ﷺ نے یکا یک یہ کہتے ہوئے چھوڑ دیا "لاَ تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ فَاذْھَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ" آج تم سے کوئی مواخذہ نہیں ہے جاؤ تم سب آزاد ہو۔ (سبحان اللہ) ایک کافر کو صحابۂ کرام پکڑ کر لائے کہ یارسول اللہ ﷺ! اس نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا تھا؟ وہ شخص خوف ودہشت سے لرزہ براندام تھا، رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم کوئی خوف نہ رکھو، اگر تم نے

میرے قتل کا ارادہ کرلیا تھا تو کیا ہوا،تم مجھ پر کبھی غالب نہیں ہو سکتے تھے کیوں کہ رب ذوالجلال نے میری حفاظت کا وعدہ فرمالیا ہے۔(شفاء قاضی عیاض جلد اول صفحہ ۶۳)

الغرض اس طرح کے نبی رحمت ﷺ کی پاکیزہ حیات میں ہزاروں واقعات ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ تاجدار انبیاء ﷺ حلم وعفو یعنی ایذاؤں کا برداشت کرنا اور مجرموں کو قدرت کے باوجود بغیر انتقام کے چھوڑ دینا ،انھیں دعائیں دیتے ہوئے معاف کردینا،آپ کی عادت کریمہ آپ کے اخلاق حسنہ کا وہ عظیم شاہکار ہے جو ساری دنیا میں عدیم المثال ہے،چنانچہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ”وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لِنَفْسِہٖ اِلاَّ اَنْ تُنْتَھَکَ حُرْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی“(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۵۰۳/شفا شریف جلد اول صفحہ ۶۴)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کبھی بھی انتقام نہیں لیا،ہاں البتہ اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کا اگر کوئی مرتکب ہوتا تو ضرور اس سے مواخذہ فرماتے۔سبحان اللہ!

لباس مبارک

لباس کے بارے میں کسی خاص پوشاک یا امتیازی لباس کی پابندی نہیں فرماتے تھے،جبہ،قبا،تہبند،حلہ،چادر،عمامہ،ٹوپی،موزہ زیب تن فرمایا کرتے تھے اور پائجامہ کو بھی آپ نے پسند فرمایا ہے۔

عمامہ شریف

آپ کا عمامہ سفید،سبز زعفرانی سیاہ رنگ کا ہوتا تھا،آپ عمامہ میں شملہ بھی چھوڑا کرتے جو کبھی ایک شانہ پر اور کبھی دونوں شانوں کے درمیان پڑا رہتا تھا،فتح مکہ

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

کے دن آپ کالے رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے تھے:

”عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مَکَّةَ وَعَلَیْہِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ“(سنن ابو داؤد باب فی العمائم ج ۲ ص ۵۶۳ و شمائل ترمذی ص ۹)

ترجمہ:۔حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے وقت جب نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔

عمامہ کے نیچے ٹوپی

آپ کے عمامہ کے نیچے ٹوپی ضرور ہوتی تھی بلکہ رحمت عالم ﷺ فرمایا کرتے ”فَرْقُ مَابَیْنَنَا وَبَیْنَ الْمُشْرِکِیْنَ الْعَمَائِمُ عَلَی الْقَلاَنِسِ“(ابو داؤد شریف جلد دوم صفحہ ۵۶۴) یعنی ہمارے اور مشرکین کے عماموں میں یہی فرق و امتیاز ہے کہ ہم ٹوپیوں پر عمامہ باندھتے ہیں۔

چادر مبارک

یمن کی تیار شدہ سوتی دھاری دار چادریں جو عرب میں ”حبرہ“ یا ”بردیمانی“ کہلاتی تھیں،آپ کو بہت زیادہ پسند تھیں اور کبھی کبھی آپ نے سبز رنگ کی چادر بھی استعمال فرمائی ہے۔(ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۲۰۷)

کمبل شریف

آپ کمبل شریف بھی بکثرت استعمال فرماتے تھے،حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک موٹا کمبل اور ایک موٹے کپڑے کا تہبند نکالا اور ارشاد فرمایا کہ انھیں دو کپڑوں میں رحمت عالم ﷺ نے وفات پائی۔(ترمذی شریف باب ماجاء فی لبس الثوب جلد اول صفحہ

(۲۶۰)

نعلین اقدس

حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعلین اقدس کی شکل وصورت اور نقشہ ایسا ہی تھا جیسے ہندوستان میں چپل ہوتے ہیں، اس میں دو تسمے عام طور پر لگے ہوئے تھے جو کروم چمڑے کے ہوا کرتے تھے۔(شمائل ترمذی شریف صفحہ ۷)

انگوٹھی مبارک

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب سلاطین اسلام کے نام دعوت اسلام کے خطوط بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو صحابۂ کرام نے عرض کیا کہ سلاطین بغیر مہر والے خطوط کو قبول نہیں کرتے تو آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس پر ''محمد رسول اللہ'' کندہ کیا ہوا تھا۔(ایضاً)

حدیث شریف میں یوں ہے ''عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَرَادَ اَنْ یَّکْتُبَ اِلٰی کِسْرٰی وَقَیْصَرَ وَالنَّجَاشِیِّ فَقِیْلَ اِنَّھُمْ لاَ یَقْبَلُوْنَ کِتَابًا اِلاَّ بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خَاتِمًا حَلْقَۃَ فِضَّۃٍ نُقِشَ فِیْہِ ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ''(رواہ مسلم)وفی روایۃ للبخاری کَانَ نَقْشُ الْخَاتِمِ ثَلٰثَۃَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلُ سَطْرٌ وَّاللّٰہُ سَطْرٌ'' (مشکوٰہ شریف باب الخاتم صفحہ ۳۷۶)

ترجمہ:۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیصر وکسریٰ اور نجاشی کی طرف خط لکھنے کا ارادہ فرمایا، آپ سے کہا گیا کہ وہ مہر کے بغیر خط قبول نہیں کرتے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں ''محمد رسول اللہ'' نقش کیا گیا تھا، روایت کیا ہے اسے امام مسلم نے اور بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے انگشتری کا نقش تین سطروں میں تھا، ایک

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

سطر میں ''محمد'' تھا، دوسری سطر میں ''رسول'' اور تیسری سطر میں ''اللہ'' نقش کیا ہوا تھا۔

انگوٹھی کا وزن

راقم الحروف کے والد بزرگوار حضور خطیب البراہین (حضرت صوفی صاحب قبلہ) جب کسی مرید یا احباب اہل سنت کے ہاتھ میں دو تین انگوٹھیاں چاندی کی یا چاندی کے سوا کسی اور دھات کی دیکھتے تو پُرزور انداز میں ہدایت فرمایا کرتے تھے کہ مردوں کو ساڑھے چار ماشہ سے کم چاندی کی ایک انگوٹھی کے علاوہ اور عورتوں کو سونے چاندی کے زیورات کے سوا رولڈ گولڈ، لوہا، تانبہ، پیتل، جستہ وغیرہ دوسری تمام دھاتوں کا پہننا حرام وناجائز ہے۔حدیث شریف میں ہے:

''عَنْ بُرِیْدَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ لِرَجُلٍ عَلَیْہِ خَاتِمٌ مِّنْ شَبَہٍ مَالِیْ اَجِدُ مِنْکَ رِیْحَ الْاَصْنَامِ فَطَرَحَہٗ ثُمَّ جَآءَ وَعَلَیْہِ خَاتِمٌ مِّنْ حَدِیْدٍ فَقَالَ مَالِیْ اَرٰی عَلَیْکَ حِلْیَۃَ اَھْلِ النَّارِ فَطَرَحَہٗ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مِنْ اَیِّ شَیْءٍ اَتَّخِذُہٗ؟ قَالَ مِنْ وَّرَقٍ وَّلَا تُتِمَّہٗ مِثْقَالاً''(رواہ ترمذی وابو داؤد ونسائی مشکوٰۃ باب الخاتم ص ۳۷۶)

یعنی رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی سے فرمایا جو پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھے، کیا بات ہے کہ تجھ سے بتوں کی بو آتی ہے؟ انھوں نے وہ انگوٹھی پھینک دی، پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر آئے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہے کہ میں دیکھتا ہوں تو جہنمیوں کا زیور پہنے ہوئے ہے؟ اس شخص نے وہ انگوٹھی پھینک دی، پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کس چیز کی انگوٹھی بنواؤں؟ فرمایا چاندی کی بناؤ اور ایک مثقال پورا نہ کرو یعنی وزن میں پورا ساڑھے چار ماشہ نہ ہو بلکہ کچھ کم ہی ہو۔

انگوٹھی میں نگ بھی ہو

جیسا کہ حدیث شریف میں ہے ''اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّۃٍ فِیْ یَمِیْنِہٖ فِیْہِ فَصٌّ حَبَشِیٌّ کَانَ یَجْعَلُ فَصَّہٗ مِمَّا یَلِیْ کَفَّہٗ'' متفق علیہ (ایضًا)

ترجمہ:۔ بیشک نبی کریم ﷺ نے دائیں ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی پہنی اس میں حبشی نگینہ تھا، آپ نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھتے۔

پسندیدہ رنگ:۔ رحمت عالم ﷺ نے سفید، سیاہ، سبز، زعفرانی رنگوں کے کپڑے استعمال فرمایا ہے، سفید کپڑے آپ کو بہت زیادہ مرغوب ومحبوب تھے۔ اور سرخ کپڑوں کو بہت زیادہ ناپسند فرماتے تھے، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سُرخ کپڑے پہنے ہوئے بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ نے ناگواری ظاہر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''مَا ھٰذَا؟ فَانْطَلَقْتُ فَاَحْرَقْتُہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِکَ؟ فَقُلْتُ اَحْرَقْتُہٗ۔ قَالَ اَفَلَا کَسَوْتَہٗ بَعْضَ اَھْلِکَ (مِنَ النِّسَاءِ) (ابوداؤد شریف باب الحمرۃ جلد ثانی صفحہ ۵۶۲)

یعنی اے ابن عمر یہ کیا ہے؟ انہیں حضور نبی کریم ﷺ کی ناگواری کا احساس ہوگیا۔ چنانچہ مکان واپس آکر اسے جلا دیا، دوسرے روز نبی رحمت ﷺ نے دریافت فرمایا تم نے اپنے اس کپڑے کا کیا بنایا؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ان کو جلا دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنے گھر کی عورتوں میں سے کسی کو کیوں نہیں دیا۔ (کیونکہ عورتوں کو سرخ کپڑوں کے پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے)

اور ایک روایت میں یوں ہے ''عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ رَجُلٌ عَلَیْہِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ النَّبِیُّ ﷺ''

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

ﷺ کے پاس سے ایک شخص گزرا جس کے اوپر دو سرخ کپڑے تھے۔ اس نے آپ کو سلام کیا تو نبی کریم ﷺ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا۔ (سنن ابو داؤد شریف باب فی الحمرۃ جلد ثانی صفحہ ۵۶۳)

سفید کپڑوں کی اہمیت:۔ ''عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوْا مِنْ ثِیَابِکُمُ الْبِیْضَ فَاِنَّھَا مِنْ خَیْرِ ثِیَابِکُمْ وَ کَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ'' (سنن ابو داؤد شریف باب فی البیاض جلد ثانی ۵۶۲)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا'' کپڑوں میں سے سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارے کپڑوں میں بہتر ہیں اور انہیں کا اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔

سرمہ:۔ رحمت عالم ﷺ روزانہ رات کو ''اثمد'' کا سرمہ تین تین سلائی دونوں نورانی آنکھوں میں لگایا کرتے تھے۔ اور ارشاد فرمایا کرتے تھے:

''وَ اَنَّ خَیْرَ اَکْحَالِکُمُ الْاِثْمَدُ یَجْلُو الْبَصَرَ وَیُنْبِتُ الشَّعْرَ''

(سنن ابو داؤد شریف جلد ثانی صفحہ ۵۶۲ و شمائل ترمذی صفحہ ۵) ترجمہ:۔ اور تمہارے سرموں میں بہتر ''اثمد'' ہے جو بینائی کو تیز کرتا ہے اور پلکوں کو اگاتا ہے۔

نفاست طبع:۔ رحمت عالم ﷺ کا مزاج مبارک بہت ہی لطیف اور نفاست پسند تھا۔ آپ نے ایک آدمی کو میلے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو ناگواری کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ اس سے اتنا بھی نہیں ہوتا کہ یہ اپنے کپڑوں کو دھولیا کرے۔ (ابوداؤد شریف ج ۲ ص ۲۰۷)

اسی طرح ایک آدمی آپ کے پاس بہت خراب کپڑے پہنے ہوئے آ گیا، آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس کچھ مال بھی ہے؟ اُس نے عرض کیا جی ہاں! میرے پاس اونٹ، بکریاں، گھوڑے غلام سبھی قسم کے مال ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے تم کو مال دیا ہے تو چاہیے کہ تمہارے اوپر

اس کی نعمتوں کا کچھ نشان بھی نظر آئے ۔(یعنی عمدہ اور صاف ستھرے کپڑے پہنو)(ابوداؤدشریف ج۲ص:۲۰۷)

پسندیدہ غذائیں: ۔عرب میں ایک کھانا ہوتا ہے جو ''حَیس'' کہلاتا ہے یہ گھی ،پنیراور کھجور ملا کر پکایا جاتا ہے اس کو آپ بڑی رغبت کے ساتھ تناول فرمایا کرتے تھے ۔جَو کی موٹی موٹی روٹیاں سالنوں میں گوشت ،سرکہ ،شہد ،روغن زیتون کدو شریف مرغوب تھے ،گوشت میں کدو پڑا ہوتا تو پیالہ میں سے کدو کے ٹکڑے تلاش کر کے تناول فرماتے تھے ۔اسی طرح کھجور اور ستُّو بھی بکثرت تناول فرماتے تھے ۔ انگور ،انار وغیرہ پھل فروٹ بھی تناول فرمایا کرتے تھے۔اسی طرح ٹھنڈا پانی ،دودھ ،کش مش وغیرہ استعمال فرمایا کرتے تھے ۔جو کچھ پیتے تین سانس میں نوش فرمایا کرتے تھے۔

ٹیبل میز وغیرہ: ۔ٹیبل ،میز وغیرہ کے بجائے ہمیشہ کپڑے یا چمڑے کے دستر خوان پر کھانا تناول فرماتے تھے ۔کھانا صرف انگلیوں سے تناول فرماتے ،چمچہ ،کانٹا وغیرہ سے کھانا پسند نہیں فرماتے تھے ۔البتہ کبھی کبھی اُبلے ہوئے گوشت کو چُھری سے کاٹ کر بھی تناول فرماتے تھے ۔ (شمائل ترمذی وزادالمعاد وغیرہ کتب احادیث)

دعا ہے رب کریم ہم جمیع غلامان خیر البشر کو تاجدار انبیاء کے پاکیزہ ومشک بار لیل ونہار سے بھر پور مستفیض ومستنیر فرمائے آمین ۔خاص طور سے فارغ التحصیل علما وحفاظ اور قرأ کو تاجدار انبیاء کے لیل ونہار کا آئینہ دار بنائے آمین ۔بِتَوَسُّلِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْبَشَرِ وَالشَّفِیْعِ الْمُشَفَّعِ فِی الْمَحْشَرِ آمین بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْن صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن وَعَلیٰ آلِه وَاَصْحَابِه وَذُرِّیَاتِه وَاَبْنِهِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِی مُحیِ الدِّیْن وَاَوْلِیَاءِ مِلَّتِه وَشُهَدَاءِ مُحَبَّتِه وَعُلَمَاءِ اُمَّتِه وَصُلَحَاءِ مِلَّتِه اَجْمَعِیْن۔

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

طالب دعا

محمد حبیب الرحمن رضوی

خادم التدریس دار العلوم اہل سنت تدریس الاسلام بسڈیلہ سنت کبیر نگر

بانی وصدر آل انڈیا بزم نظامی ہیڈ آفس نظامی مارکیٹ لہرولی بازار سنت کبیر نگر

حبیب العلما ------حیات وخدمات

مولانا محمد طاہر القادری مصباحی ☆

خاک دان گیتی پر یوں تو ہر دور میں کچھ ایسی قد آور شخصیتیں پیدا ہوتی رہتی ہیں ،جو اپنے اخلاق وکردار اور علمی کمالات ،زہد وتقوی کی بنیاد پر مقبول انام ہوتی ہیں ،انھیں لوگوں میں ایک شخصیت شہزادۂ حضور خطیب البراہین حبیب العلماء حضرت علامہ محمد حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی ہے جو اپنے اخلاق و کردار ،درس وتدریس ،علمی وتصنیفی ،تبلیغی کارناموں کی بنیاد پر عوام وخواص کے درمیان مقبول ہیں۔

نام: محمد حبیب الرحمن رضوی بن حضرت علامہ الشاہ صوفی مفتی محمد نظام الدین بن نصیب اللہ

لقب: حبیب العلماء

مولد ومسکن: غیر منقسم ضلع بستی موجودہ ضلع سنت کبیر نگر کے موضع اگیا پوسٹ چھاتا جوتپا اجیار کا ایک مسلم اکثریتی آبادی والا علاقہ ہے، آپ ماہ محرم الحرام ۱۳۶۹ھ مطابق ماہ اکتوبر ۱۹۴۹ء بروز دوشنبہ مبارکہ کو حضور خطیب البراہین حضرت علامہ الشاہ صوفی مفتی محمد نظام الدین رضوی برکاتی کے گھر میں پیدا ہوئے اور انھیں کے زیر سایہ آپ کی پرورش و پرداخت ہوئی۔

تعلیم وتربیت: آپ نے جب شعور کی منزل میں قدم رکھا اس وقت غالباً ۱۹۶۰ء کا زمانہ تھا جس زمانے میں شیخ طریقت حضور خطیب البراہین مدظلہ النورانی دارالعلوم فضل رحمانیہ پچپڑوا میں درس وتدریس کی خدمت انجام دے رہے تھے حضور خطیب البراہین صاحب قبلہ مدظلہ العالی آپ کو اپنے ساتھ لے گیے اور وہاں باضابطہ طور سے آپ نے پرائمری کی تعلیم کا آغاز کیا اور دارالعلوم فضل رحمانیہ میں درجۂ سوئم تک تعلیم مکمل کی، دریں اثنا دارالعلوم تنویر الاسلام امرڈوبھا کے ارکان حل وعقد کے بے حد اصرار پر ۱۴/اپریل ۱۹۶۳ء کو جب آپ کے والد گرامی صاحب قبلہ امرڈوبھا تشریف لائے تو حضرت کے ساتھ آپ وہاں بھی حضرت کے ساتھ رہے اور پرائمری کی باقی تعلیم تنویر الاسلام امرڈوبھا میں مکمل کی، دارالعلوم اہل سنت تنویر الاسلام امرڈوبھا میں ۱۹۶۵ء میں آپ کا داخلہ درجہ عالیہ کے ابتدائی درجۂ اعدادیہ میں کرادیا، آپ نے نہایت محنت وجفاکشی کے ساتھ تعلیم حاصل کرنا شروع کر دیا اور ہم سبق ساتھیوں میں اپنا ایک معیار قائم کرلیا، اساتذہ کا آپ بے حد احترام کرتے تھے جس کی وجہ سے آپ کو اساتذہ کی خصوصی توجہ حاصل رہی اور وقت کے ماۂ ناز علما ومشائخ کی درس گاہ سے آپ اکتساب علم کرتے رہے اور ۱۹۷۲ء میں دارالعلوم تنویر الاسلام امرڈوبھا کے سالانہ جلسہ دستار بندی کے موقع پر آپ کو مولوی کی سند ودستار سے بھی نوازا گیا۔

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے حضور خطیب البراہین مدظلہ النورانی نے ۲۷/مارچ ۱۹۷۳ء کو عالمی شہرت کا حامل ادارہ دارالعلوم اہل سنت مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور جسے آج دنیا الجامعۃ الاشرفیہ کے نام سے جانتی ہے، آپ کا داخلہ کرادیا اور آپ شیخ القرآن حضرت علامہ عبداللہ خان عزیزی کی نگرانی میں رہ کر تعلیم حاصل کرتے رہے، آپ نے الجامعۃ الاشرفیہ میں کل چار سال تک تعلیم حاصل کی اور درجۂ عالمیت وفضیلت کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کے سالانہ جلسہ دستار بندی منعقدہ ۱۳ شعبان المعظم ۱۳۹۷ھ مطابق ۲۰ جولائی ۱۹۷۷ء بروز سنیچر آپ کے سر پر دستار فضیلت کا تاج علمائے کرام ومشائخ عظام کے مقدس ہاتھوں سے رکھا گیا، آپ کے دستار بندی کا سن ان حروف سے نکالا گیا ہے۔ مطالع انوار حافظ۔

درس وتدریس کا آغاز: حضور خطیب البراہین صاحب قبلہ مدظلہ العالی کے اولاد نرینہ میں چونکہ تنہا آپ ہی تھے اور تمام بھائی الگ ہو چکے تھے، اس زمانے میں ملکی دوروں اور درس وتدریس کے لیے امرڈوبھا میں قیام کی وجہ سے حضرت کو گھر پر آنے کا کم ہی موقع ملتا تھا اور آپ کی والدہ کا بھی انتقال ہو چکا تھا، اس لیے موضع اگیا کے قریب ہی جانب جنوب تقریباً ۵/کلومیٹر کی دوری پر واقع ضلع بستی کے سب سے قدیم ادارہ دارالعلوم تدریس الاسلام بسڈیلہ میں درس وتدریس کی خدمت انجام دینے لگے تاکہ ادارے کی ذمہ داری کے ساتھ ساتھ گھریلو ذمہ داریوں کو بھی بحسن وخوبی نبھا سکیں، الحمد للہ آپ نے ادارے اور گھر کی ذمہ داریوں کو بخوبی نبھایا اور آج بھی نبھا رہے ہیں، آپ کی علمی لیاقت وصلاحیت کو دیکھ کر دارالعلوم اہل سنت تدریس الاسلام کے اراکین نے دو مرتبہ ادارے کا کارگزار صدر مدرس (کارواہک پرنسپل) بنایا اور مستقل ہونے کے لیے دباؤ بھی ڈالا مگر گھریلو ذمہ داریوں اور والد بزرگوار کی ہمرکابی کی بنا پر آپ نے ادارے کی صدارت سے معذرت کرلی، آج بھی نائب صدر المدرسین کے عہدے پر فائز ہوکر ادارے کی خدمت انجام دے رہے ہیں، آپ کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں کی تعداد میں ہے، جو ملک وبیرون ملک میں جاکر دین متین کی عظیم خدمات انجام دے رہے ہیں۔

تصنیفات: لکھنے پڑھنے کا مزاج تو ابتداء ہی سے والد گرامی سے وراثت میں ملا ہے، جس کا ثبوت مختلف موضوعات پر آپ کی بکھری ہوئی وہ تحریریں ہیں جو ابھی تک کاپیوں کے سینوں میں محفوظ ہیں، لیکن گھریلو اور ادارے کی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ رات میں والد گرامی قبلہ کو پروگرام میں لے جانا، پھر امرڈوبھا چھوڑ کر لہرولی آنا پھر بسڈیلہ جانا، بھاگم بھاگ کا ایسا ماحول رہا کہ کوئی تصنیف آپ کی عمل میں نہ آسکی تھی۔

ادھر جب ۲۰۰۹ء سے حضرت کے ساتھ جامعہ برکاتیہ حضرت صوفی نظام الدین لہرولی میں رہنے لگے تو موقع ہاتھ لگا اس عدیمی الفرصتی کے باوجود بھی آپ نے صرف دو ہی سال کے اندر نصف درجن کتابیں تصنیف کرڈالیں، جس میں تین کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں اور باقی کچھ کتابوں کی کتابت ہوچکی ہے، انشاء اللہ العزیز وہ کتابیں بھی بہت جلد منظر عام پر آنے والی ہیں، جو کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔(۱) فاتح امرڈوبھا: (۲) اوصاف المحبین (۳) تذکرۂ خلیل وذبیح (۴) شرح توضیح تلویح (۵) پیغام بیداری (۶) سلسلۃ الصالحین (۷) قبر نبی سے نورانی ہاتھ کا ظہور (۸) تحفۂ دستار تاجدار انبیاء کے لیل ونہار اور باقی مختلف موضوعات پر مسلسل کام چل رہا ہے جو کتابیں انشاء اللہ بہت جلد منظر عام پر آنے والی ہیں۔

بیعت: آپ ۲۰ شعبان المعظم ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۹۶۰ء کو تاجدار اہل سنت شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوکر ان کی غلامی میں داخل ہوئے۔

اجازت وخلافت: ۱۹۹۰ء میں پروردگار عالم نے آپ کو دو عظیم چیزیں عطا فرمائیں، ایک تو آپ کو حج بیت اللہ کے شرف سے مشرف کیا، دوسرے اسی سفر میں جس میں آپ کی دادی اور والد گرامی خطیب البراہین صاحب قبلہ بھی ساتھ تھے، اسی سفر میں روضۂ رسول پر ریاض الجنۃ میں گنبد خضریٰ کے سائے تلے دوشنبہ کی صبح ۱۷ ذی القعدہ ۱۴۱۰ھ مطابق ۱۱ جون ۱۹۹۰ء کو شیخ طریقت حضور خطیب البراہین صاحب قبلہ مدظلہٗ العالی نے آپ کو اجازت وخلافت عطا کیا اور دعائیں بھی دیں اجازت وخلافت ملنے کے

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

بعد دس سالوں تک آپ نے کسی کو داخل سلسلہ نہ کیا بلکہ اگر کسی نے عرض بھی کیا تو آپ نے فرمایا والد بزرگوار سے بیعت ہوجایئے مگر ۲۰۰۸ء میں جب حضرت پر ضعف غالب آنے لگا تو لوگوں کے بے حد اصرار پر آپ نے صوبہ مہاراشٹر کے صنعتی شہر بھیونڈی سے اس کا آغاز کیا اور ۴/اکتوبر ۲۰۰۸ء سے آپ نے مرید کرنا شروع کردیا، اب تک ہزاروں کی تعداد میں لوگ آپ کے دست حق پرست پر سلسلۂ نظامیہ میں داخل ہوچکے ہیں۔

خطابت: آپ نے اپنی علمی لیاقت وصلاحیت کا لوہا میدان تدریس کو جیت کر منوایا تو دوسری جانب میدان خطابت میں اپنے والد گرامی کے نقش قدم پر چل کر قوم کو مذہب اسلام کا پیغام دیتے ہیں آپ کی تقریر قرآن واحادیث کے حوالوں اور برمحل اشعار سے لبریز ہوا کرتی ہے، آپ جس موضوع کو اپنے لیے عنوان سخن بناتے ہیں اس پر دلائل وبراہین کا انبار لگادیتے ہیں جس مسئلے پر گفتگو کرتے ہیں اس کا پتہ قرآن واحادیث کے حوالے سے بتادیتے ہیں گویا میدان خطابت میں بھی آپ حضور خطیب البراہین کے سچے وارث ہیں۔ پروردگار عالم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ شہزادہ پیر طریقت کو حاسدوں کی نظر بد سے بچائے اور حضور خطیب البراہین کا سچا وارث وامین بنائے اور ان کے فیضان کو عام سے عام تر فرمائے۔ آمین

محدث بستوی ریسرچ سینٹر اینڈ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ

فتنوں کے اس نازک دور میں جب کہ ہر طرف اسلام اور مسلمانان عالم پر یلغار کی جا رہی ہے، اسلام دشمن عناصر جدید ذرائع ابلاغ کو استعمال کرکے اسلامی تعلیمات کے خلاف زبردست پروپیگنڈہ کررہے ہیں قسم قسم کے داخلی وخارجی فتنوں کا ایک سیل رواں ہے جو رکتا ہوا نظر نہیں آتا، ایسے نازک دور میں ملت اسلامیہ کرب واضطراب کے ساتھ مخلص افراد کی متلاشی ہے اور اس کو ایسے بافیض متدین علما کی اشد ضرورت ہے جو عالمانہ بصیرت

رکھتے ہوں، جن کے علم میں گہرائی ہو، جو دشمنوں کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر انہیں چیلنج کر سکتے ہوں، مذکورہ اسباب وعوامل کے ساتھ عالمی منظر نامہ پر رونما ہونے والی برق رفتار تبدیلیوں نے حضرت حبیب العلما صاحب قبلہ کو ایسے ادارہ کی تاسیس پر آمادہ کیا جس سے عصری چیلنجوں کا سدباب کیا جاسکے۔ان شاء اللہ العزیز عن قریب ہی محدث بستوی ریسرچ سینٹر اینڈ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کا قیام عمل میں آنے والا ہے جس میں مدارس عربیہ کے فارغین طلبا کو کہنہ مشق اور ذی صلاحیت علما و محققین کی تربیت میں ریسرچ کرنے اور ٹیکنیکل تعلیم حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا جائے گا۔اپیل: مذکورہ منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے حبیب العلما کے قدم سے قدم ملا کر شانہ بشانہ چلیں اور حضور پیر طریقت صاحب قبلہ کے مشن کو فروغ دینے کے لیے تیار رہیں، آل انڈیا بزم نظامی کی ضروریات کو دیکھتے ہوئے اس کا دل کھول کر مالی تعاون فرمائیں اور اس مشن کو آگے بڑھانے کے لیے مفید مشوروں سے نوازیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم سے نوازے اور ہر طرح کی ترقیات سے سرفراز کرے۔آمین

آل انڈیا بزم نظامی رجسٹرڈ

چیک یا ڈرافٹ بنام

ALL INDIA BAZME NIZAMI

A/C. NO. S.B.I. 31182648690

BANK CODE NO. 09303

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

دارالقلم کی مطبوعات

DARUL QALAM
Nizami Market, Lohrauli Bazar,
Post Hatwa, Distt. S.K.Nagar-272125 (U.P.)
Mobile No.:09450570152,9415672306